﴿......إنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:۔ نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۳؍اکتوبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۴۳

۳؍رجب ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۲۳؍اخاء ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

صحابۂ رسول کا صدق ووفا اور اخلاص و مروّت ہر مسلمان کے لئے قابلِ اُسوہ ہے

"دیکھئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا۔ تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور اسی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ غرض ان لوگوں کا صدق ووفا اور اخلاص و مروّت ہر مسلمان کے لئے قابل اُسوہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی۔ اور آپؐ کے صحابہؓ کے مقابلہ میں حضرت مسیحؑ کے حواری تو بہت ہی گری ہوئی حالت میں نظر آتے ہیں۔ ان میں وہ جوش، صدق ووفا جو ایک مُرید کو اپنے مُرشد کے لئے ہونا چاہئے پایا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ مصیبت کے وقت سب کے سب بھاگ گئے اور جو پاس رہ گیا اس نے لعنت بھیجنی شروع کر دی۔

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا ہے وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلت اور موت کو خیرباد کہنے والا بن جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم، طبع جدید، صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷)

خدا تعالیٰ کی خشیت سے رونے والا شخص جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا

آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے خشوع و خضوع اور خشیتِ الٰہی کے مضمون کا بصیرت افروز بیان

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۹؍اکتوبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۹؍اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔
تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ المومنون کی آیات ۵۸ تا ۶۲ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات میں بھی خشوع و خضوع اور خشیت کا مضمون چل رہا ہے جو اس سلسلۂ خطبات کی ایک کڑی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کریمہ کے تشریحی ترجمہ کے بعد گزشتہ ایک خطبہ جمعہ میں مذکور حدیث نبوی کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس روز اللہ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس روز سات آدمی اللہ تعالیٰ کے سایہ تلے ہونگے۔ ان میں سے ایک امام عادل ہے جس کے متعلق ذکر گزشتہ ایک خطبہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اس حدیث نبوی میں مذکور باقی چھ افراد کے متعلق آج کے خطبہ میں وضاحت فرمائی اور بتایا کہ دوسرے وہ نوجوان جس نے جوانی میں اللہ کی عبادت کی۔

تیسرے وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے اور دنیا کے کاموں کی کوئی مشغولیت اسے مسجد سے الگ نہیں کرتی۔ چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اسی محبت کی بنا پر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کی خاطر ملنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جب اس کی خاطر جدا ہونے کا وقت آئے تو جدا نہ ہو۔ جو اللہ کی خاطر ملتا ہے وہ اللہ کی خاطر جدا بھی ہو جاتا ہے۔ پانچویں وہ پاکباز مرد جسے خوبصورت اور بااقتدار عورت نے بدی کی طرف بلایا مگر اس نے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ چھٹے وہ جو خدا کی راہ میں اس طرح دیتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی۔ اور ساتویں وہ جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی محبت میں آنسو بہائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اسی طرح ایک اور حدیث نبوی بھی پیش فرمائی جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی خشیت سے رونے والا شخص جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دودھ واپس تھنوں میں

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۳؍اکتوبر ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی ملاقات کا پروگرام ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد "سپین میں اسلام کا ظہور" کے عنوان پر ایک بچی نے مضمون پڑھا۔ حضور نے مقررہ کے انداز بیان اور اس کے اعتماد کو سراہا اور فرمایا کہ سب بچوں کو اسی انداز پر تقاریر تیار کرنی چاہئیں۔ دو اور بچوں نے نظم سنائی جس کے بعد ایک لڑکے نے "سپین میں میری ٹرپ" کے حالات دلچسپ انداز میں بیان کئے۔
پچھلے ہفتے بیت بازی اور کوئز پروگراموں میں لڑکیوں نے آدھے نمبر پر دونوں انعامات جیت لئے تھے اس دفعہ بچوں کی انتظامیہ نے لڑکوں کو سیکنڈ انعام دینے کا فیصلہ کیا اور حضور انور نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم فرمائے۔

اتوار، ۴؍اکتوبر ۱۹۹۴ء:

آج انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ۹؍جولائی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا "ملاقات" کا پروگرام دوبارہ نشر کیا گیا۔ اس پروگرام میں سب سے اہم سوال ارتداد کے بارے میں تھا جسے حضور انور نے اس کی اہمیت کے پیش نظر کافی وقت دے کر بیان فرمایا۔ اس کے علاوہ حسب ذیل سوالات بھی کئے گئے:

☆...... کیا خلفاء مذہبی اور سیاسی رول ایک ہی وقت میں ادا کر سکتے ہیں؟
☆...... آج کل سکولوں میں ہر مذہب کے پیرو اپنے اپنے مذہبی سکولوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حضور سے راہنمائی کی درخواست؟
☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کئی مشابہتیں ہیں۔ عیسائیت تو اب Disarray کا شکار ہو چکی ہے تو کیا احمدیت کا بھی یہی انجام ہوگا؟
☆...... دائیں اور بائیں ہاتھ سے کام کرنے میں کیا فرق ہے؟

سوموار، ۵؍اکتوبر ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کے ساتھ ۱۱؍جولائی ۱۹۹۷ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۶۷ دوبارہ دکھائی گئی۔

منگل، ۶؍اکتوبر ۱۹۹۷ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۷۶ منعقد ہوئی اور نشر بھی کی گئی۔ سورۃ الرحمٰن کی آیت نمبر ۷۰ سے کلاس کا آغاز ہوا۔ خیرات حسان کے معنی ہیں نیک خصال دوشیزائیں۔ مقصورات کا مطلب ہے کہ وہ محلات میں باعزت طور پر رکھی گئی ہونگی۔ اور خیام سے مراد ایسی رہائش گاہیں جو اینٹ اور پتھر سے بنی ہوئی نہ ہوں اور یہ تصویر جنت پر اطلاق پاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس ترجمہ سے جو جنت کا مادی تصور ابھرتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔
اس کے بعد سورۃ الواقعۃ کا ترجمہ شروع ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ الواقعہ میں مستقبل میں بڑی جنگوں کے متعلق پیشگوئیاں ہیں یعنی جب عالمی جنگوں کا زمانہ ہوگا جن کے نتیجے میں بڑے چھوٹے اور چھوٹے بڑے کر دئے جائیں گے۔ زمین جنبش دی جائے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ حضور انور نے تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ پہاڑوں سے ظاہری پہاڑ ہی مراد نہیں بلکہ معنوی طور پر پہاڑوں کی طرح بڑی قومیں بھی مراد ہیں۔
آیات ۹ تا ۱۴ میں اصحاب المیمنۃ اور السابقون کی شان اور قرب کی شان کی تصویر کشی کی گئی ہے جہاں ہمیشگی عطا کئے گئے نو عمر لڑکے ایسے روحانی پانی سے جنتیوں کو سیراب

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

کرنے پر ہمہ وقت مامور ہونگے جس کے پینے سے نہ تو سر درد ہوگا اور نہ ہی وہ بہکیں گے۔

بدھ، ۷ ر اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۷۷ سورۃ الواقعۃ کی آیت نمبر ۳۴ سے شروع ہوئی۔

آیات ۳۵ تا ۳۸ میں اصحاب الیمین کے لئے من موہن، بے مثل ازواج کا نہایت اعلیٰ طریق پر پیدا کئے جانے کا بیان ہے اور اصحاب الشمال کے تسلسل میں ایٹمی تابکاری کے متعلق پیشگوئی مضمر ہے جو پوری ہو بھی چکی ہے اور آئندہ بھی ہونے والی ہے۔ آیت نمبر ۵۳ میں شجرۃ الزقوم کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ زقوم کا پھل مزے میں میٹھا لیکن سخت جلن اور پیاس پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ آیت نمبر ۶۲ نے انسانی دماغ میں اٹھنے والے تمام احتمالات اور مسائل کو حل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جس شکل میں بھی تمہیں اٹھائیں گے تم اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ صرف کچھ سمجھانے کی مثالیں دی جارہی ہیں۔ یعنی جو بھی شکلیں رونما ہونے والی ہیں ان کا اندازہ تمہارے لئے ناممکن ہے۔ جس طرح تم اپنی نشأۃ اولیٰ کو جانتے ہو، اگر ماضی کی طرف خیالات کو دوڑاؤ تو ابتدائی حالت کو دیکھ کر کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ تم اس سے ایسے بن سکتے تھے جیسے اب بنا دیئے گئے ہو۔ تو پھر بعثت ثانی میں اور شکل میں اٹھائے جانے کا انکار کیسے کر سکتے ہو۔ یہ ما لاتعلمون کے دلائل دیئے جارہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ آیات جو افرأیتم کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں ان میں گہرے سائنسی مضامین بیان ہوئے ہیں۔ ان تمام باتوں کا مثبت جواب دینے کے لئے غور اور تحقیق درکار ہے۔ مثلاً آیت نمبر ۷۲ میں آگ کے شعلے کی اہمیت بتائی گئی ہے۔

جمعرات، ۸ ر اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۶۸ دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۹ ر اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فرنچ بولنے والے احباب کی ملاقات کا وہ پروگرام جو ۵ ر اکتوبر کو ریکارڈ ہوا تھا براڈکاسٹ کیا گیا۔ سوال و جواب کچھ اس طرح سے تھے :

☆...... مراکو اور دوسرے کچھ ممالک میں خدا کے فضل سے احمدیت کا نفوذ ہو رہا ہے۔ باقی عرب ممالک میں احمدیت کا مستقبل کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ عرب ملکوں میں کہیں کہیں احمدیت موجود ہے اور اب MTA کے ذریعہ سے متاثر بھی ہو رہے ہیں لیکن کھل کر سامنے نہیں آتے اگرچہ باطن میں احمدیت سے متفق ہیں اور نخلستانوں میں ایسے بہت سے خاندان ہیں لیکن ہمیں ابھی بہت کام کرنا ہے اور ایک شدید زلزلے کے جھٹکے کی ضرورت ہے جو انہیں اسلام کی خدمت اور خوبصورتی کی طرف مائل کر دے۔

☆...... اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ موت کے قریب پہنچا ہوا انسان جب موت سے بچ جاتا ہے تو بتاتا ہے کہ مرتے وقت اسے بہت سے وفات یافتہ لوگ نظر آئے اور اسے بلاتے رہے۔ اس میں کہاں تک حقیقت ہے؟

☆...... میں نے سنا ہے کہ جماہی (Yawn) شیطان سے اور چھینک فرشتوں سے آتی ہے۔ حضور انور نے قدرے تفصیل سے اس کا جواب عنایت فرمایا۔

☆...... خدا کی محبت اور اس کے عطا کردہ نور میں کیا فرق ہے؟ فرمایا دونوں کی آپس میں قریبی نسبت ہے جتنا خدا سے محبت کرو گے اتنا ہی نور میں اضافہ ہوگا۔ اگرچہ آپ اسے نظروں سے تو نہیں دیکھ سکتے لیکن محبت کی راہوں سے اس کے نور کو اتنا ہی جذب کر لو گے۔

☆...... ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ تقویٰ کا مطلب خدا سے محبت کرنا بھی ہے۔ یعنی خدا کی محبت کے کھوئے جانے کے خوف کا نام تقویٰ ہے اور یہ خوف اس کے لئے نور کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ خدا کے رسول کی محبت کی وجہ سے دوہرے نور کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا پہلوں کو یہ فضیلت حاصل نہ تھی۔ انہیں خدا کی محبت کی نصیحت کی جاتی تھی۔ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو کہتا ہے کہ اللہ سے محبت کرو اور رسول پر ایمان لاؤ اور اس طرح انسان دوہرا نور پاتا ہے۔

☆...... سائنس دان کہتے ہیں کہ انہوں نے بندر پر ریسرچ کر کے ایسا gene معلوم کر لیا ہے جس سے مائیں بچوں پر زیادہ مہربان ہو جاتی ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کیا مائیں پہلے ہی رحم دل نہیں ہیں؟ اگر وہ نہیں ہیں تو پاگل ہیں جن کی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مائیں تو بغیر کسی استثناء کے بچوں سے پیار اور محبت کرتی ہیں۔

☆...... قرآن مجید میں انسان کے متعلق آتا ہے، خلق الانسان من عجل، یعنی انسان عجلت سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم حریص انسان کو کہہ دیتے ہیں کہ وہ حریص پیدا ہوا ہے اسی طرح شیطان پر بھی یہی بات اطلاق پاتی ہے کہ وہ آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

☆...... کیا اسلامی اقتصادیات میں Stock Broaker کا کوئی مقام ہے؟ حضور نے فرمایا اسلام میں ان کا کوئی مقام نہیں۔ وہ صرف Speculate کرتے ہیں جو اسلام میں منع ہے۔ اسلام میں کسی چیز کی قیمت اس کی قیمت خرید پر calculate کی جاتی ہے، مستقبل پر نہیں۔ یہ ایک عالمی مافیا ہیں جو تمام دنیا کی اقتصادیات پر قابض ہیں اور مصنوعی حالات پیدا کر دیتے ہیں جن سے بحران پیدا ہوتے ہیں اور سیاسی حالات بھی بدل جاتے ہیں، اور غریب اقوام پر ان ذرائع سے ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔ اب جاپانیوں نے ایک منصوبے کے تحت ایک کمیشن بنایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ انہوں نے جماعت احمدیہ سے بھی مشورہ مانگا ہے اور میں انہیں مشورہ دونگا۔ صرف جماعت احمدیہ ہی اس لحاظ سے قوی پوزیشن میں ہے کیونکہ نہ وہ speculate کرتے ہیں اور نہ سود لیتے ہیں۔ (مرتبہ: امتہ المجید چوہدری)

اے مکینِ گنبدِ اخضریں!

نہ حریم تاجِ ملوک ہوں، نہ کُلاہِ نُطق کا پھول ہوں
میرا فخر فقر ہے پاسباں، میں گدائے کوئے رسولؐ ہوں
میرا دین بھی وہؐ دھرم بھی وہؐ، میرا دَیر بھی وہؐ حرم بھی وہؐ
میں ہوں سائل شہہؐ دوجہاں، میں غلامِ سبطِ بتول ہوں
ہوں میری جبیں کو نسبتیں بھلا خاکپائے حضورؐ سے ؟
وہؐ ریاضِ حق کا گلاب ہیں، میں سرابِ شک کا ببول ہوں
میری انتہا عمقِ ثریٰ ۔ وہؐ ورائے سدرۃ منتہیٰ
وہؐ خدا رسید، خدا نما، میں ظلوم ہوں میں جہول ہوں
اے مکینؐ گنبدِ اخضریں! میری عرضِ کم پہ نگاہ کر
پرِ کاہ میرا نصیب ہے ۔ میں نسیمِ عصر کا مول ہوں
مجھے تیریؐ ذات کا واسطہ! میری کجروی کو معاف کر
بہ رُوئے بشر میں ضعیف ہوں، برعایت انس میں بھول ہوں
میری آرزو ہو پھل ۔ اگر میری خاک نذر و نیاز ہو
مجھے منتہائے گماں ملے جو میں پائے قدسؐ کی دھول ہوں
ہے مجال رضواں کی کیا بھلا جو حضورؐ اذنِ جواز دیں
ہو کرم کی ایک نظر اگر تو میں بے حساب قبول ہوں
میری بے قرار وفاؤں میں ابھی تک خلوص جوان ہے
میں تلاطموں میں ڈٹی چٹان کی طرح وقفِ اصول ہوں

(ایچ۔ آر۔ ساحر، امریکہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

لوٹ جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت لطیف مثال ہے۔ چونکہ بچے کے رونے سے ماں کے پستانوں میں دودھ اتر آتا ہے اسی طرح اس انسان کے آنسوؤں پر جو محض اللہ کی خاطر رویا ہے خدا کی جو رحمت اترا کرتی ہے وہ واپس نہیں لوٹا کرتی۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی بعض اور احادیث بھی پیش فرمائیں جن میں حضور اکرمؐ نے 'احسان' کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کی ایک دعا بھی بتلائی جس میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ اے اللہ! میں تیری خشیت طلب کرتا ہوں غیب میں بھی اور شہادت میں بھی۔ حضور انور نے بتایا کہ حقیقی علم خشوع اور خشیت الٰہی پیدا کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کرتے ہوئے اس مضمون کی مزید وضاحت فرمائی۔ ☆......☆......☆

عصر حاضر میں دہریت کا سر کچلنے اور توحید باری و حقیت فرقان مجید اور صداقت اسلام کے اثبات کے لئے
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی
نہایت بلند پایہ علمی و تحقیقی تصنیف
Revelation,Rationality,Knowledge & Truth
خدا تعالیٰ کے فضل سے طبع ہو کر دستیاب ہے۔
یہ کتاب اسلام کے حق میں عالمگیر انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔
اس کی بکثرت اشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔ خود بھی خریدیئے اور اہل علم دوستوں کو بھی پیش کیجئے۔

پاکستان کے آئین میں
پندرھویں ترمیم یا شریعت بل پر
مختلف سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں کے تبصرے

(ہدایت زمانی)

پاکستان میں گزشتہ کچھ عرصہ سے ۱۵ویں آئینی ترمیم جو شریعت بل کے نام سے زیادہ معروف ہے کا بہت چرچا رہا ہے۔ اور اب یہ بل پارلیمنٹ میں منظور ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور سرکاری نمائندوں نے اس کے حق میں اور حزب مخالف اور دیگر دانشوروں نے اس کے خلاف بکثرت بیان دئے چنانچہ اس بل کے حوالے سے مختلف اخبارات میں چھپنے والے سیاست دانوں اور دانشوروں کے بیانات کا انتخاب بلا تبصرہ الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کی دلچسپی اور ریکارڈ کے لئے پیش ہے۔

(ادارہ)

قومی اسمبلی میں پیش کئے گئے ۱۵ اویں ترمیمی بل کا مکمل متن

چونکہ اللہ تبارک تعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور اس نے پاکستان کی ریاست کو اس کے جمہور کے توسط سے ان کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق دیا ہے وہ ایک مقدس امانت ہے اور چونکہ قرارداد مقاصد کو دستور اساسی کا حصہ بنادیا گیا ہے اور چونکہ اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہے اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قابل بنائے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور نظریات کے مطابق جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے ترتیب دے سکیں اور چونکہ اسلام سماجی نظام کے قیام کا حکم دیتا ہے جو اسلامی اقدار پر مبنی ہو یہ تعین کرتے ہوئے کہ کیا صحیح ہے اور اسے روکنا جو غلط ہے (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) اور چونکہ مذکورہ بالا مقصد اور ہدف کو پورا کرنے کی غرض سے یہ قرین مصلحت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کی جائے لہذا اب نیا قانون وضع کیا جاتا ہے۔ یہ ایکٹ دستور (پندرھویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۸ء کے نام سے موسوم ہوگا اور فی الفور نافذ العمل ہوگا۔ بل کے تحت دستور کی آرٹیکل ۲۳۹ میں ترمیم کی جائے گی اور آرٹیکل ۲۳۹ میں شق (۳) کے بعد، حسب ذیل نئی شقیں شامل کر دی جائیں گی۔ یعنی :

(۳ الف)...... شق (۱) تا (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، شریعہ سے متعلقہ کسی امر کے نفاذ میں رکاوٹ دور کرنے اور اسلام کے انتظامی احکام کی تعمیل کے لئے قانون وضع کرنے کی غرض سے دستور میں ترمیم کرنے کا بل دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔ اگر وہ اس ایوان کے ارکان کی کثرت آراء سے منظور ہو جاتا ہے جس میں یہ پیش کیا گیا تھا، تو دوسرے ایوان میں منتقل کر دیا جائے گا اور اگر بل بغیر کسی ترمیم کے دوسرے ایوان کے ارکان کی کثرت آراء سے بھی منظور ہو جاتا ہے تو اسے منظوری کے لئے صدر کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

(۳ب)...... اگر، شق (۳ الف) کے تحت کسی ایوان میں منتقل کیا گیا بل مسترد ہو جائے یا اپنی وصولی کے نوے دن کے اندر منظور نہ ہو یا ترمیم کے ساتھ منظور ہو، تو اس پر مشترکہ اجلاس میں غور کیا جائیگا۔

(۳ج)...... اگر بل ترمیم کے ساتھ یا بغیر ترمیم کے مشترکہ اجلاس میں ارکان کی کثرت آراء سے منظور ہو جاتا ہے تو وہ منظوری کے لئے صدر کو پیش کیا جائے گا۔

(۳د)...... صدر، شق (۳الف) یا شق (۳ج) کے تحت پیش کردہ بل کی، بل پیش کرنے کے سات دن کے اندر منظوری دے گا۔

بل کے تحت دستور میں نئے آرٹیکل ۲بی کا اضافہ کیا جائے گا ار آرٹیکل ۲الف کے بعد، حسب ذیل نیا آرٹیکل شامل کر دیا جائے گا۔ یعنی :

۲ب...... قرآن و سنت کی برتری، (۱) قرآن پاک اور پیغمبر پاکؐ کی سنت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوگا۔

تشریح...... کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں "قرآن و سنت" کی عبارت کا مفہوم وہی ہوگا جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن اور سنت کا ہے۔

۲...... وفاقی حکومت کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ شریعہ کے نفاذ کے لئے اقدام کرے، صلوٰۃ قائم کرے، زکوٰۃ کا اہتمام کرے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر (یہ تعین کرنا کہ کیا صحیح ہے اور اسے روکنا جو غلط ہے) کو فروغ دے، ہر سطح پر بدعنوانی کا خاتمہ کرے اور اسلام کے اصولوں کے مطابقت میں، جیسا کہ قرآن و سنت میں موجود ہے حقیقی سماجی انصاف فراہم کرے۔

۳...... وفاقی حکومت شقات (۱) اور (۲) میں دئے گئے احکام کے نفاذ کے لئے ہدایات جاری کر سکے گی اور مذکورہ ہدایات پر عمل پیرا نہ ہونے پر کسی بھی سرکاری عہدیدار کے خلاف ضروری کارروائی کر سکے گی۔

۴...... اس آرٹیکل کے احکام دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، کسی قانون یا عدالت کے فیصلے پر موثر ہونگے۔ بل میں کہا گیا ہے کہ بل اس حقیقت کے پیش نظر پیش کیا جا رہا ہے کہ قرارداد مقاصد اب دستور کا مستقل حصہ ہے، یہ ضروری ہے کہ قرآن اور سنت کو پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون قرار دیا جائے اور حکومت کو شریعت نافذ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا اختیار ہو۔ آرٹیکل ۲۳۹ کے تحت دستور میں ترمیم کرنے کا بل ہر ایک ایوان کی دو تہائی اکثریت سے، لیکن جداگانہ طور پر منظور ہو جاتا ہے۔ نفاذ شریعت کو باسہولت بنانے کے لئے یہ غور کیا گیا ہے کہ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ شریعت سے متعلق کسی امر کے نفاذ میں کسی رکاوٹ کو دور کرنے اور اسلام کے انتظامی احکام پر عمل درآمد کے لئے قانون وضع کرنے کا بل پارلیمنٹ میں اسی طرح سے منظور کیا جائے جیسے کوئی بھی قانون منظور ہوتا ہے۔

(سنڈے میگزین جنگ لندن ۲۷/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

ہم ملک میں اسلامی فلاحی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (وزیر اعظم نواز شریف)

"شریعت بل جمہوری انداز سے تفصیلی بحث کے بعد پاس ہوگا۔ اس بل میں اقلیتوں کو مکمل طور پر تحفظ دیا جائے گا۔ اقلیتوں کو شریعت بل سے خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، مرد یا عورت سب کو سکون کی زندگی گزارنے کا موقع ملے گا۔ ہم سستے اور فوری انصاف کی فراہمی چاہتے ہیں۔ ہم کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہتے۔ ہم مظلوموں کے ساتھ ہیں۔ ہم ملک میں اسلامی فلاحی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں"۔

(روزنامہ 'نیشن' لندن، ۱۰/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

ضیاء الحق مرحوم کے خواب کو جلد شرمندہ تعبیر کروں گا۔ (نواز شریف)

ضیاء الحق کی دسویں برسی کے موقع پر وزیر اعظم نے کہا کہ معاشرے کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لئے مرحوم ضیاء الحق کے خواب کو جلد حقیقت کا روپ دیا جائے گا۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۸/اگست ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

علمائے کرام مشائخ اور مذہبی جماعتوں کے سربراہ شریعت بل کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں۔ (نواز شریف)

انہوں نے علمائے کرام، مشائخ اور دینی و مذہبی جماعتوں کے سربراہوں پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں نفاذ شریعت کے لئے پندرھویں ترمیم پر حکومت کا ساتھ دیں اور نفاذ شریعت کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ملک میں شریعت نافذ کر کے رہوں گا اس پر کوئی سودے بازی نہیں کروں گا۔ اسلئے بل کے مخالفوں کے خلاف ایسی مہم چلائیں کہ روکاوٹیں ڈالنے والے گھروں میں دبک جائیں۔ حکومت کے تمام وسائل آپ کے ساتھ ہیں۔ میں شریعت کا عملی نفاذ چاہتا ہوں۔ ہم نے صدر تارڑ کی بصیرت اور مشاورت سے استفادہ کیا ہے اور علماء کی تجاویز سے استفادہ کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ اس ترمیم کی مخالفت بعض سیاست دان اور دوسرے عناصر صرف ذاتی مفاد کے لئے کر رہے ہیں اس لئے وہ چیختے چلاتے ہیں تو جتنا چاہے چیخ چلا لیں میں ۱۳ کروڑ عوام کو ظلم، جبر، ڈکیتی، چوری، بے انصافی، کرپشن، اغواء، دہشت گردی سے بچانے کے لئے اپنے وعدے کو پورا کروں گا۔ میرا قوم سے وعدہ ہے کہ پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بناؤں گا۔ میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ (جنگ لندن ۶/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اس بل کو قومی اسمبلی سے پاس کرانے میں اپنا شرعی فریضہ ادا کریں۔ (امام کعبہ)

امام کعبہ محمد بن عبداللہ السبیل نے قومی اسمبلی میں شریعت بل پیش کرنے پر وزیر اعظم نواز شریف کو مبارکباد دیتے ہوئے علماء، دانشوروں اور ارکان اسمبلی پر زور دیا ہے کہ وہ اس بل کو قومی اسمبلی سے پاس کرانے میں اپنا شرعی فریضہ ادا کریں۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان'، لندن ۱۸.۹.۹۸)

☆......☆......☆

شریعت بل کے نفاذ سے ملک سے گھناؤنے جرائم کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا

"وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ شریعت کے نفاذ سے متعلق حکومت کا مؤقف بالکل واضح ہے اور ہم ملک میں قرآن و سنت کے نفاذ کے لئے خلوص دل سے کوشاں ہیں۔ شریعت بل کے نفاذ سے ملک سے گھناؤنے جرائم کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا"۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان'، لندن ۱۲.۹.۹۸)

☆......☆......☆

نواز شریف نے ضیاء مشن کا ایک اور مرحلہ مکمل کر لیا۔ (اعجاز الحق)

مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر محمد اعجاز الحق نے کہا ہے کہ نواز شریف نے اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کر کے ضیاء الحق شہید کے مشن کا ایک اور مرحلہ مکمل کر دیا ہے۔ دینی حلقے ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر حکومت سے تعاون کریں۔ نواز شریف نے جو اعلان کیا ہے وہ پوری قوم کے دل کی آواز ہے جن مقاصد کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔

(روزنامہ آواز لاہور۔ ۳۰.۸.۹۸)

☆......☆......☆

شریعت کے خلاف کھولی جانے والی زبانیں کاٹ دی جائیں گی۔ (بنیامین)

پنجاب بیت المال، سماجی بہبود و ترقی خواتین کے وزیر اور مسلم لیگ کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات پیر بنیامین رضوی نے کہا ہے کہ شریعت کے منکر کافر ہیں۔ **اگر کسی رکن پارلیمنٹ نے شریعت بل کی مخالفت کی تو اس کا جینا حرام کر دیا جائے گا۔** انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اسلام کے نعرے پر بنا تھا۔ اے این پی ہو یا پیپلز پارٹی ہو یا کوئی اور پریشر گروپ شریعت کے خلاف ہو جو بھی زبان کھولے گا وہ زبانیں کاٹ دی جائیں گی۔ (روزنامہ خبریں ۷.۹.۹۸)

☆......☆......☆

مولانا صوفی محمد نے نواز شریف کو امیر المومنین تسلیم کرلیا

تحریک نفاذ شریعت محمدی مالاکنڈ ڈویژن کے امیر مولانا صوفی محمد نے وزیر اعظم پاکستان کو امیر المومنین تسلیم کر کے نفاذ شریعت کے خلاف تحریک چلانے والوں کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۶ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

نواز شریف کا امیر المومنین بننے کا خواب پورا نہیں ہوگا۔(بے نظیر)

قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام شریعت بل کی آڑ میں شخصی آمریت قائم کرنے اور امیر المومنین بننے کا خواب پورا نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تمام مہرے ناکام ہونے پر اسلام کا مہرہ استعمال کررہے ہیں۔

(جنگ لندن ۷ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اسلامی قوانین کا نفاذ عوام کے ساتھ سنگین مذاق ہے(آصف زرداری)

بے نظیر بھٹو کے شوہر سینٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ نواز شریف نے اسلامی قوانین نافذ کر کے قوم کے ساتھ سنگین مذاق کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل ضیاء الحق بھی یہی نعرہ لگا کر قوم کو بے وقوف بنا چکا ہے۔ اب نواز شریف اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کے لئے کوشش کررہا ہے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۷)

☆......☆......☆

قوم نفاذ شریعت پر بٹ گئی ہے۔(رائٹر)

رائٹر کی خبر کے مطابق یوم قائد اعظم ۵۰ سالہ ملکی تاریخ کا انتہائی سوگوار دن کے طور پر سامنے آیا ہے۔ ملک انتہائی نازک موڑ پر آن پہنچا ہے۔ رائٹر کے تجزیہ کے مطابق وزیر اعظم نواز شریف کو شریعت بل کی منظوری کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ایک تہائی اکثریت درکار ہے۔ اس ضمن میں اعداد و شمار وزیر اعظم نواز شریف کی خواہش کے خلاف ہیں۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۱۲)

☆......☆......☆

بل کی منظوری سے حکومت کی شریعت پر بالادستی قائم ہوجائے گی۔(قاضی حسین احمد)

جماعت اسلامی کے مرکزی امیر قاضی حسین احمد نے علماء اور مشائخ سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت کے جھانسے میں نہ آئیں۔ حکومت نفاذ شریعت میں مخلص نہیں اور اس بل کے ذریعے وہ شریعت کا سہارا لے کر وزیر اعظم کے لئے آمر مطلق کے اختیارات سمیٹنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ شکل میں بل کی منظوری سے حکومت کی شریعت پر بالادستی قائم ہوجائے گی۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۹)

☆......☆......☆

وزیر اعظم ملک کے لئے ناسور ہیں (ترجمان پیپلز پارٹی)

پاکستان پیپلز پارٹی نے موجودہ حکومت کی فوری برطرفی کے مطالبے کو دہراتے ہوئے واضح کیا کہ وزیر اعظم اور ان کے وزراء فوج، ملک اور قوم کے لئے ناسور کا درجہ رکھتے ہیں جنہیں اگر فوری طور پر حکومت سے علیحدہ نہ کیا گیا تو پاکستان پر اس کے مضر اثرات مرتب ہوں گے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۹)

☆......☆......☆

قوم کسی کو جعلی امیر المومنین بننے کے لئے مذہب کو استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہ دے گی۔(چوہدری منور حسین)

پیپلز پارٹی اوورسیز کے جنرل سیکرٹری چوہدری منور حسین نے وزیر اعظم نواز شریف کے اسلامی پیکج، اسلامی شرعی بل اور آئین میں پندرھویں ترمیم پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ قوم سے مذہب کے نام پر نیا ڈرامہ کیا جا رہا ہے تاکہ ان کا اقتدار قائم رہ سکے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں بڑا واضح ہے کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا مگر ۱۹۷۷ء میں ایک فوجی آمر نے نہ صرف آئین کو معطل کیا بلکہ اسے ایک کاغذ کا ٹکڑا کہا گیا اور اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے کبھی جمہوری کبھی مذہبی اور کبھی نظریہ ضرورت کو استعمال کر کے اس کا حلیہ ہی بگاڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب موجودہ حکمرانوں کو اپنے اقتدار کو بچانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو بجائے قوم سے معافی مانگنے اور اعتماد میں لینے کے اپنے سیاسی اور مذہبی گرو کے نقش قدم پر چلنا شروع کردیا اور وہی ڈرامہ دوبارہ شروع کردیا۔ مذہب کے نام پر آئینی پاور لے کر یہ وہ کچھ کریں گے جو ان کے مرحوم آمر نے ریفرنڈم کرا کر قوم سے مذاق کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ قوم کسی کو جعلی امیر المومنین بننے کے لئے مذہب کو استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے گی۔ موجودہ حکمرانوں کو ماضی سے سبق سیکھنا چاہئے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۹)

☆......☆......☆

حکمران معلوم نہیں کونسی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔(رسول بخش پلیجو)

عوامی تحریک کے سربراہ رسول بخش پلیجو ایڈووکیٹ نے کہا کہ حکمران معلوم نہیں کونسی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں ۷۰ فرقے تھے اب ۷۲ فرقے موجود ہیں وہ کون سے فرقے کی شریعت لانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے نواز شریف اس کی کیا حفاظت کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ موجودہ پاکستان قائد اعظم، سرسید احمد خان اور علامہ اقبال کے مخالفین کا پاکستان ہے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۲۱)

☆......☆......☆

شریعت بل کی مخالفت کرنے والے پارلیمنٹ کے رکن نہیں رہ سکیں گے۔(جاوید عباسی)

پاکستان مسلم لیگ ایبٹ آباد کے صدر اور مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن سینٹر حاجی جاوید اقبال عباسی نے کہا کہ وزیر اعظم نواز شریف نے شریعت بل پیش کر کے قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل اور اسلامیان پاکستان کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل ملک میں اسلامی نفاذ کا پہلا ٹھوس عملی قدم ہے جسے قیام پاکستان کے بعد مسلم لیگ کا عظیم کارنامہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ جو لوگ پارلیمنٹ میں نفاذ اسلام کے اس بل کی مخالفت کریں گے انہیں رکن پارلیمنٹ رہنے کا استحقاق حاصل نہیں ہوگا۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۲۱)

☆......☆......☆

نواز شریف اسلام کے نام پر انتشار پیدا کررہے ہیں۔(غلام مصطفیٰ کھر)

سابق گورنر پنجاب و سابق وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین تمام جماعتوں اور صوبوں کا متفقہ آئین ہے اسے ختم کیا گیا تو پاکستان ختم ہوجائے گا۔ اسلام کے نام پر مولوی مرے یا سیاست دان فائدہ نواز شریف کو ہی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے بوکھلاہٹ میں مسلمانوں کے خلاف جہاد کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ وہ اسلام کے نام پر مسلمانوں میں تقسیم اور انتشار پیدا کر کے سیاسی مخالفین کے خلاف انتقام اور ملک بھر میں قتل عام کرانا چاہتے ہیں۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۹)

☆......☆......☆

۱۵ویں آئینی ترمیم آئین کی اصل شکل بگاڑنے کے لئے لائی گئی ہے(اعظم ہوتی)

اے این پی کے رکن قومی اسمبلی اعظم ہوتی نے کہا کہ ۱۵ویں ترمیم آئین کی اصل شکل کو بگاڑنے کے لئے لائی گئی ہے۔ اس ترمیم کے ذریعے فرد واحد کو تمام ملکی اداروں پر فوقیت دی گئی ہے۔ اس نے آئین وفاق اور جمہوریت کا تصور ختم کردیا ہے جو آئین کے خلاف ہے۔ آئین کے مطابق جو لوگ اس ترمیم کے حق میں ووٹ نہیں دیں گے غداری کے مرتکب قرار دئے جائیں گے۔ یہ ترمیم کسی دانا شخص کے ذہن کی پیداوار نہیں۔

(روزنامہ نیشن لندن ۹۸-۹-۱۹)

☆......☆......☆

موجودہ ارکان پارلیمنٹ اس اہل ہی نہیں کہ شریعت بل پر بحث کرسکیں۔(اسلم بیگ)

عوامی قیادت پارٹی کے سربراہ ریٹائرڈ جنرل اسلم بیگ نے کہا کہ ۱۵ویں ترمیمی بل میں بڑے تضادات ہیں۔ موجودہ ارکان پارلیمنٹ اس اہل ہی نہیں کہ شریعت بل پر بحث کرسکیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں جو شراب پیتے ہیں اور زنا کرتے ہیں۔ مزید برآں اس بل میں شریعت کے وہ حصے لائے گئے ہیں جو حکمرانوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔ اس میں پارلیمنٹ کی جگہ مجلس شوریٰ آجائے گی۔ شریعت میں صدر ہوگا نہ وزیر اعظم بلکہ تاحیات امیر المومنین ہوگا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور یکم ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

۱۵ویں ترمیم آئین کی روح کے منافی ہے۔ اس کا مقصد فرد واحد کی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا اور وفاق کو ختم کر کے پاکستان کو توڑنا ہے۔(سپریم کورٹ بار)

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر بیرسٹر باجوہ نے کہا کہ چونکہ تمام اراکین پارلیمنٹ نے آئین کے تحفظ کا حلف اٹھایا ہے جبکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ۱۵ویں آئینی ترمیم آئین کی روح کے منافی ہے اور یہ ترمیم اس کے حلیے کو بگاڑ دے گی اس لئے جو ممبران پارلیمنٹ اس کی حمایت کریں گے ہم ان کی نااہلی کے لئے اعلیٰ عدالتوں میں جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ۱۵ویں آئینی ترمیم کا قرآن و سنت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ شریعت کی بالادستی کے لئے پیش کی گئی ہے۔ بلکہ اس کا مقصد صرف اور صرف فرد واحد کی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا اور وفاق کو ختم کر کے پاکستان کے ٹکڑے کرنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ نواز شریف شریعت نافذ کرنا نہیں چاہتے بلکہ اپنی اقتدار کی کرسی کو ڈگمگاتا دیکھ کر اس نے اپنی شریعت کا شوشہ چھوڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کو بھی اس وقت اسلام یاد آیا تھا جب اس کی مضبوط کرسی ہل گئی تھی اور ضیاء الحق کے نام نہاد اسلام کے تاریک دور کے بھیانک اثرات آج بھی ملک کو کھا رہے ہیں۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۹۸-۹-۱۵)

☆......☆......☆

شریعت بل پاس ہونے سے فرقہ واریت میں اضافہ ہوگا

رانا جواد اپنے آرٹیکل میں لکھتے ہیں:

"شریعت بل ڈرافٹ کرنے والے تجربہ کار افراد ہیں مگر ایک بات وہ بھول گئے ہیں کہ اس بل سے مذہبی دہشت گردوں کو جن کی وجہ سے ملک پہلے ہی فرقہ واریت کے چنگل میں بری طرح پھنس چکا ہے مزید تقویت ملے گی۔

حکومت کے قریبی ذرائع سے اطلاعات کے

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

امانت کا مضمون بہت ہی اہم ہے اور انسان کی روحانی زندگی کی جان اس میں ہے

سچے مومن وہ ہیں جو ہمہ وقت اپنی امانتوں اور عہدوں پر نگاہ رکھتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۴؍ ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۴؍ تبوک ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ۔ (سورۃ المَعَارِج آیات ۳۳ تا ۳۶)

یہ وہی مضمون ہے جو میں نے جرمنی کے گزشتہ خطبے میں ہمبرگ کے خطبے میں شروع کیا تھا اور وقت کی کمی کی وجہ سے میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ اگلے جمعہ پر جو لندن میں ہوگا میں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا۔ امانات کا مضمون بہت ہی اہم ہے اور انسان کی روحانی زندگی کی جان اس میں ہے اور اس پہلو سے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایسی احادیث کا انتخاب کیا ہے جو پیچھے بیان نہیں ہوئیں اور ان احادیث میں کچھ نئے پہلو امانتوں کی ادائیگی کے متعلق بیان ہوئے ہیں لیکن سب سے پہلے جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کی مختصر تشریح کرتا ہوں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ۔ رَاعُوْنَ سے مراد نگہداشت کرنے والے جیسے گڈریا اپنی بھیڑ بکری کی نگہداشت کرتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وہ لوگ یعنی سچے مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہر وقت کڑی نظر رکھتے ہیں۔ گڈریے کی نظر اگر غافل رہے تو جو اس سرزمین کی حدود ہیں جہاں بکریوں نے چرنا ہے اس سے وہ نکل کر باہر قدم رکھ دیتی ہیں اور خطرے میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ تو بہت ہی خوبصورت بیان ہے کہ سچے مومن تو وہ ہیں جو ہمہ وقت اپنی امانتوں اور عہدوں پر نگاہ رکھتے ہیں کہ کہیں یہ بدک نہ جائیں، کہیں اپنے مقام کو چھوڑ کر کسی اور طرف نہ چلے جائیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔ اب گواہیوں پر قائم رہنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس کے دو تین معانی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اول تو گواہیوں پر مضبوطی سے قائم وہی ہوتا ہے جس کی گواہی حقیقت میں سچی ہو۔ جس کی گواہی سچی نہ ہو وہ بیان بدلتا رہتا ہے۔ تو وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ میں یہ ایک صفت ان کی بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ گواہی صرف اسی چیز کی دیتے ہیں جس پر پھر وہ ہمیشہ قائم رہ سکتے ہوں۔ جب بھی پوچھو گے وہی بات کہیں گے جس بات کے وہ گواہ ہیں۔ اور بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ کا یہ بھی مطلب بنتا ہے کہ وہ جو آنکھوں دیکھا ہو وہ بیان کیا کرتے ہیں، جس پر نفس پورے اطمینان کے ساتھ گواہی دے سکتا ہو۔ سنی سنائی باتوں کو بیان کرنے والا کبھی بھی اس پر قائم نہیں رہ سکتا۔ پھر جب وہ ایک بیان دیتے ہیں تو اس کو لوگوں کے ڈر سے بدلتے نہیں۔ بعض دفعہ لوگ سچے بیان کو بھی لوگوں کے ڈر سے بدل دیتے ہیں جب ایک دفعہ بیان بدلا جائے تو اس کی کوئی بھی قیمت نہیں رہتی۔

اب امریکہ میں جو پریذیڈنٹ کلنٹن کے ساتھ واقعات ہو رہے ہیں وہ یہی واقعات ہیں، بیان بدلنے والے۔ جب بیان بدل دیا جائے تو پہلے بیان کا بھی کوئی اعتبار نہیں اور دوسرے بیان کا بھی کوئی اعتبار نہ رہا اور امریکہ کی عدلیہ اب اسی مخمصے میں پھنس گئی ہے کہ جن سے بیان بدلوایا گیا تھا ان کا پہلا بیان سچا تھا یا دوسرا سچا تھا۔ اور وہ عورتیں حلفیہ گواہی دیتی ہیں کہ ہمارا پہلا بیان جھوٹا تھا یہ بیان سچا ہے۔ تو خواہ جو مرضی حلف اٹھائیں۔ جب حلف اٹھا کر کہہ دیا کہ پہلا بیان جھوٹا تھا تو پھر اگلے کا بھی اعتبار نہ رہا۔ اور یہی حال پریذیڈنٹ کلنٹن کا بھی ہے۔ وہ بھی حلف اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ جو میں نے پہلے بات کی تھی اس میں کچھ چھپایا تھا اور کھولتے نہیں کہ کیا چھپایا تھا۔ تو عجیب و غریب حال میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے اگر قرآنی آیات کی بنیادی نصائح کو نظر انداز کر دے جو ہر کس و ناکس کے لئے برابر ہیں۔

یہاں مومنوں کی جو صفت بیان فرمائی گئی ہے یہ مطلب نہیں کہ غیر مومنوں کے لئے یہ طریق کار مفید نہیں ہوگا۔ مومنوں کو بنی نوع انسان کے لئے نمونے کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ اگر تم نمونہ پکڑنا چاہتے ہو، اگر امانتوں کا حق ادا کرنا چاہتے ہو، اگر اپنے عہدوں پر نگران رہنا چاہتے ہو تو پھر مومنوں سے سیکھو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کو یہاں بطور نمونہ بنی نوع انسان کے لئے پیش فرمایا گیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ وہ نمازوں کی حفاظت کیوں کرتے ہیں، عہد کا اس سے کیا تعلق ہوا؟ دراصل سب سے پہلا عہد ان کا خدا سے ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی خاطر اور اس کی امانت اس کو واپس کرنے کے لئے وہ نمازوں کی حفاظت اس طرح کرتے ہیں کہ نمازیں ان کی حفاظت کر رہی ہوتی ہیں۔ یہاں جو یُحَافِظ کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے یہ دو طرفہ عمل کرنے والا صیغہ ہے۔ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور نمازیں ان کی حفاظت کرتی ہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ جتنا کوئی اپنی نمازوں کی حفاظت کرے گا اسی قدر نمازیں ان کی حفیظ بن جائیں گی، اس کی حفاظت کرنے والی ہو جائیں گی۔

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ یہی وہ لوگ ہیں جو اعزاز والی جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ اب قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ اُولٰٓئِكَ یہ حصر کرنے کے باوجود صرف یہ نہیں فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل کئے جائیں گے جبکہ قرآن کریم کی دوسری آیات بہت سے کمزور لوگوں کے متعلق بھی خبر دیتی ہیں کہ بہت سی کمزوریوں کے باوجود وہ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ مگر جنتوں کے ساتھ یہ شرط رکھ دی مُكْرَمُوْنَ وہ اعزاز کے ساتھ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے یعنی جنتیں مکرم نہیں مگر ان کی وجہ سے جنتیں بھی مکرم بن جاتی ہیں۔ جس جگہ داخل ہونے والے معزز لوگ ہوں وہ جگہ بھی عزت والی بن جاتی ہے۔ مکان کو مکین سے شرف حاصل ہوا کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے میں اس کے دونوں معنے جائز سمجھتا ہوں کہ وہ اعزاز کے ساتھ، بڑی عزت اور احترام کے ساتھ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ ہر کس و ناکس جس کو جنت کا انعام ملے گا اس پر یہ مضمون صادق نہیں آتا لیکن جن کی صفات اوپر بیان کی گئی ہیں ان پر یہ مضمون بعینہٖ صادق آتا ہے۔

یہ وہ آیات تھیں جن کے تعلق میں میں نے اپنے خطبے کو تشکیل دیا تھا۔ اسی تعلق میں ایک اور آیت بھی ہے یا چند اور آیات بھی ہیں سورہ المومنون کی آیات ۹ تا ۱۲، ان میں بھی یہی مضمون ہے مگر کسی قدر فرق کے ساتھ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہمہ وقت نگران رہتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت اس طرح کرتے ہیں کہ وہ ان کی حفاظت کر رہی ہوتی ہیں۔ آگے جو ایک آیت ہے یہ پیچھے جو مضمون ہے اس میں اضافہ کر رہی ہے۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ یہ جنت کو ورثے میں پائیں گے اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ یہاں فردوس کا ذکر ہے مُكْرَمُوْن کا ذکر نہیں ہے۔ یعنی مُكْرَمُوْن کی جنت کا ذکر نہیں بلکہ فِرْدَوْس کا ذکر ہے۔ اس لئے سرسری نظر سے پڑھنے والا دونوں کو ایک ہی مضمون سمجھ لیتا ہے حالانکہ ان دونوں میں فرق ہے۔

فِرْدَوْس بھی ایک بہت اعلیٰ درجے کی جنت کا نام ہے۔ مگر وٰرِثُوْن کہہ کر یہ فرمایا کہ گویا وہ جنت کو ورثے میں پائیں گے۔ جیسے ورثے کا حق رکھنے والا لازماً سب سے زیادہ حق دار ہوتا ہے اس کا جو ورثہ چھوڑا گیا ہو۔ تو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْن یہ جنت کو ورثے میں پائیں گے اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ جس کو فِرْدَوْس ورثے میں ملے گی۔ فردوس بھی ایک بہت اعلیٰ درجے کی جنت کا نام ہے۔ مگر مُكْرَمُوْنَ میں جس جنت کا ذکر ہے اس کا اور اس کا فرق ہے۔ مکرمون والی جنت تو فردوس سے بھی بہت اعلیٰ درجے کی ہے هُمْ فِيْهَا

خٰلِدُوْن وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یا ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔

اب ان آیات کے تعلق میں جو میں نے چند احادیث حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اختیار کی ہیں ان میں پہلی حدیث مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اَمْرِ الخَازِنِ الامین سے لی گئی ہے۔ یہ روایت حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ **مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہو اگر دیانت دار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والوں کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔**

اب یہ ایک بہت ہی لطیف نصیحت ہے جسے بہت سے لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں اور میرے تجربے میں ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے جب اس بات کو نظر انداز کیا تو ان کی خساست خود ان کے نفس کے خلاف غالب آ گئی۔ اور بہت سے مراتب سے وہ محروم رہ گئے۔ پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس باریک نظر سے چیزوں کا مطالعہ فرماتے ہیں اور ہمارے سامنے کھول کھول کر رکھتے ہیں انہیں سمجھنے کے بعد غور کرنا چاہئے کہ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ لوگوں کا عام خیال ہے کہ جس کو حکم دیا جاتا ہے وہ کرتا ہے وہ اسکے لئے صدقہ جاریہ کیسے ہو گیا۔ ایک آدمی کو آپ جو حکم دیتے ہیں وہ کرتا ہی ہے لیکن پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ ایسا کرے یہ ایک زائد شرط ہے۔

بعض لوگ جب یہ سنتے ہیں کہ فلاں شخص کو کچھ رقم دلوا دو تو ان کے نزدیک وہ شخص حق دار نہیں ہوتا اور میرے نزدیک حق دار ہوتا ہے۔ میرے نزدیک حق کے پیمانے مختلف ہیں۔ بعض لوگ محض دلجوئی کی خاطر مدد دیئے جاتے ہیں، بعض لوگ اس مدد کے نتیجے میں دین کے زیادہ قریب آ جاتے ہیں۔ مؤلفۃ القلوب کا بھی تو ایک مضمون ہے مگر جو لوگ باریکی سے ان باتوں کو نہیں دیکھتے وہ سمجھتے ہیں کہ میرا فیصلہ ہی غلط تھا یہ آدمی کس طرح لائق ہو گیا کہ اس کو جماعت کی طرف سے مدد دی جائے۔ اور پھر ان کو یہ بھی نہیں پتہ ہوتا کہ وہ مدد جماعت کی طرف سے دی جا رہی ہے یا میری ذاتی طرف سے دی جا رہی ہے یا کسی ایسے فنڈ سے دی جا رہی ہے جس کا جماعت کے حساب میں کوئی ذکر بھی نہیں۔ ان سارے امور سے لاتعلقی کے نتیجے میں وہ اپنی جگہ معاملہ فہم بن کر فیصلہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک شخص کے متعلق مجھے بہت افسوس ہوا کہ میں نے اس کو کہا کہ فلاں شخص کو یہ رقم دے دو۔ اس نے اپنی جیب سے نہیں دینی تھی، رقم اسے مہیا کر دی گئی تھی لیکن مدتوں ٹالتا رہا، نہیں دی۔ آخر جب کمیشن بیٹھا اور جواب طلبی کی گئی تو یہ جواب دیا کہ یہ تو حق دار ہی نہیں ہے۔ کمیشن نے کہا تم زیادہ جانتے ہو یا خلیفۂ وقت جانتا ہے جس نے رقم مہیا کی۔ اگر اس نے بے وقوفی کی ہے تو وہ خدا کو جوابدہ ہے تم نے تو حکم ماننا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ شرط لگائی پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے۔ جس کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے قائم فرما دیا یا بالا عہدیدار، امیر نے مثلاً قائم کر دیا تو نچلے عہدیداروں کا ہرگز یہ کام نہیں ہے کہ اس میں روک بن جائیں اور اپنی خساست اس صدقے کی راہ میں حائل کر دیں، اپنی کنجوسی کو صدقے کا رستہ روک دینے والا بنا دیں۔ اگر ایسا کریں گے تو وہ بھٹکتے بھٹکتے کہیں اور پہنچ سکتے ہیں۔

فرمایا ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔ اس سے زیادہ اور کیا تحریص ہو سکتی ہے۔ اپنے پلّے سے کچھ بھی نہیں دینا پڑا اور جس کو صدقہ دیا صرف یہ شرط ہے بشاشت سے دو اور تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے صدقہ دینے والے نے صدقہ دیا۔ اسی طرح تم بھی اس صدقے کے ثواب میں شریک ہو جاؤ گے۔ اب بشاشت سے دینے کا مضمون بھی خاص طور پر پیش نظر رہنا چاہئے۔ اگر کسی کو کچھ دیا جائے اور منہ بسور کر دیا جائے، ماتھے پر بل پڑے ہوئے ہوں تو اگر وہ سخت مجبوری کی وجہ سے لینے پر مجبور بھی ہو تو اس کا دل بہت دکھی ہو جائے گا۔ وہ کہے گا میرے حالات کی مجبوری ہے میں لے تو رہا ہوں مگر اس شخص نے جس طریقے پہ دیا ہے لینے کو دل نہیں چاہتا۔ چنانچہ ایسے بھی میرے علم میں ہیں جن کو جب اس طرح دیا گیا تو انہوں نے واپس کر دیا اور یہ نہیں سوچا کہ یہ جو ان کو رقم مہیا کی جا رہی تھی اس کی طرف سے نہیں تھی بلکہ میری طرف سے تھی۔ لیکن یہ ان کی نفسیاتی مجبوری ہے۔ دینے والا ہاتھ نظر آ رہا ہے، دینے والے چہرے کو وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں اگر وہ پوری بشاشت سے نہ دے رہا ہو تو لازماً دل پر برُا اثر پڑتا ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ شرط لگا دی کہ پوری بشاشت کے ساتھ دو تاکہ لینے والے کا دل بھی راضی ہو، وہ خوش ہو کہ مجھے خوش خوش ایک چیز دی جا رہی ہے۔ پس یہ بہت ہی باریک رستے ہیں تقویٰ کے جن کا مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیں سمجھاتے ہیں اور آپ کے سوا اور کوئی اس طرح نہیں سمجھا سکتا۔

ایک روایت عبادہؓ بن صامت سے لی گئی ہے۔ عن عبادة ابن صامت ان النبی ﷺ قال۔ حضرت عبادہ بن صامت کی یہ روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنے نفس سے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بہت ہی عمدہ سودا ہے، عظیم الشان سودا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جس کو جنت کی ضمانت دیں ممکن ہی نہیں کہ اسے جنت نصیب نہ ہو اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، اللہ کی منشاء کے بغیر بیان نہیں کر سکتے کیونکہ آپؐ تو جنتیں تقسیم کرنے والے نہیں تھے۔ اللہ نے آپ کو جس چیز میں جتنا مختار بنایا تھا آپ اسی کی امانت کا حق ادا کرتے تھے۔ تو امانتوں کی گفتگو ہو رہی ہو تو اور ان جنتوں کی ضمانت دے رہے ہوں جن کی ضمانت دینا آپ کے اختیار میں نہ ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس لازماً یہ حدیث قدسی ہے ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجازت دی کہ یہ باتیں کہو اور ضامن ہو جاؤ۔ پس رسول اللہ ﷺ کی ضمانت کے بعد اب غور سے سنیں کہ وہ کیا چھ باتیں ہیں۔

جس وقت بات کرو سچ بولو۔ اب یہ بات جو ہے یہ کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ جس وقت بات کرو سچ بولو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ بات کرنے سے پہلے رک کر سوچنا چاہئے کیونکہ انسان کا نفس بہت سی جھوٹ کی ملونی کر دیا کرتا ہے، وہ ملاوٹ شامل ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ سچ نہیں رہتا۔ تو پہلی بات ہی کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ مگر پانچ اور باتیں بھی ہیں۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک شخص کو صرف سچ کی ہدایت کی تھی اور اس سے وعدہ لیا تھا کہ سچ بولو گے اور اس کا انجام یہ ہوا کہ اس کی ساری بدیاں دور ہو گئیں اور ساری نیکیاں اور حسنات اس کو عطا ہو گئیں۔ تو ان میں سے ایک ایک آپ کا فقرہ اس کا ایک ایک لفظ تولنے کے لائق ہے یعنی دل میں اس کو تولیں اور پھر دیکھیں اس کا کتنا وزن ہے۔

جب تم وعدہ کرتے ہو تو اسے پورا کرو۔ اب دراصل یہ سچ بولنے ہی کے آگے شاخسانے ہیں۔ بنیادی چیز حق ہے۔ اگر کوئی انسان سچ بولنے والا ہو تو اس پر لازم ہے کہ جب وہ وعدہ کرے گا تو اسے پورا کرے گا۔

جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو۔ اب یہ ساری باتیں سچ ہی کے بطن سے پھوٹ رہی ہیں۔ سچ بنیادی چیز ہے۔ وہ شجرۂ طیبہ ہے جس کو پھل لگ رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان پھلدار شاخوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ یہ بھی امانت ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے عطا کی ہیں۔ اس لئے امانت کا مضمون یہاں بھی اسی طرح چل رہا ہے۔

پھر فرمایا **غضِّ بصر کرو۔** اب غضِّ بصر کا جو عموماً ترجمہ سنتے ہیں یا کرتے ہیں یہ ہے کہ ہر وقت آنکھیں نیچی رکھو حالانکہ ہرگز یہ ترجمہ نہیں ہے۔ **غضِّ بصر سے مراد یہ ہے** کہ جب نظر اچٹتی ہوئی کسی ایسی جگہ پڑے جہاں وہ نفس میں غلط جذبات پیدا کر رہی ہو تو وہاں سے نظریں پھیر لیا کرو اور کسی چہرے پر اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو گویا اس کے حسن کی تلاش میں ہو، اس کے بدن کو اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو کہ گویا اس کی مخفی زینت کے ابھار کو دیکھ رہے ہو اور اس سے اپنے دل کو ایک قسم کی شہوت کی تسکین

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

First Prize	100,000 rp
Second Prize	50,000 rp
Third Prize	25,000 rp

For further details write to:

The Manager

175, Merton Road .London

SW18 5EF. U.K.

دے رہے ہو۔ اس کا نام ہے غضِ بصر۔ اور شرمگاہوں کی حفاظت کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔

پھر چھٹی بات یہ فرمائی اور **اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا کرو**۔ اب ہاتھوں کو روک کر رکھنے کا کیا مطلب ہے۔ پہلی پانچ باتیں تو بالکل صاف سمجھ آرہی ہیں اب ہاتھوں کو کیوں روکو۔ دراصل جن لوگوں کو عادت ہو کہ وہ مغضوب الغضب ہوں اور بات سوچتے نہیں اور تولتے نہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کس حد تک ان کا حق ہے کسی کو بدنی سزا دینے کا، کس حد تک نہیں ہے، ان کا ہاتھ از خود چلتا ہے۔ اور بار بار نصیحت کے باوجود جن کو عادت ہو وہ عادت بدل نہیں سکتے۔ وہ مائیں جن کو عادت ہے کوئی بچہ ذرا سی حرکت کر رہا ہے تو ایک دم اس پر ہاتھ مار کے اس کو کھینچتی ہیں یا تھپڑ مار دیتی ہیں اور اس وقت ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ملاقات میں بیٹھے ہوئے ہیں، کیا بد اثر پڑ رہا ہے۔ ایک بدتمیزی ہے کہ ملاقات کر رہے ہوں اور اپنے بچوں سے ایسی بدسلوکی کر رہے ہوں اور دماغ میں ان کے یہ ہوتا ہے کہ میرے سامنے یہ حرکت کر رہا ہے اور مجھ پر بد اثر پڑے گا حالانکہ یہ بھی ایک دکھاوا ہے۔

ایسے لوگوں کے متعلق جب میں گہری نظر سے دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ گھروں میں ان کو چھٹی دی ہوئی ہے ورنہ باہر بھی ایسی حرکتیں نہ کریں۔ گھروں میں یہ عادت ہے جو مرضی کرتے پھریں اور جب ان کی یہ عادت پختہ ہو چکی ہو، راسخ بن گئی جب وہ ملاقات کے وقت ظاہر ہوتی ہے تو اپنے نفس سے شرمندگی مٹانے کے لئے، اپنی بدی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس پر سختی کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ بچہ اس قدر گھور کے واپس دیکھتا ہے کہ تم وہی چیز ہو جو گھروں میں تو مجھے چھٹی دی ہوئی تھی کہ جو مرضی کرتا پھروں اور اب تم یہاں مجھ سے یہ سلوک کر رہے ہو۔ ان کی آنکھوں میں اتنا قہر آتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح کوئی پلٹ کے اپنی ماں کو اس قدر غصے اور قہر سے دیکھ سکتا ہے۔ مگر وہ بے چارے بولتے تو نہیں مگر آنکھیں بتا دیتی ہیں، چہرہ بتا دیتا ہے کہ ان سے کیا ہوا ہے۔

تو چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی اس نصیحت پر غور کرنے سے ان تک رسائی ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاتھ روک کر رکھو، جب ہاتھ چلنے لگے اسی وقت روک لو پھر غور کرو پھر فکر کرو کہ کیا معاملہ ایسا تھا کہ اس میں تم ہاتھ اٹھاتے یا نہ اٹھاتے۔ یہ چھ باتیں فرمائیں، ان کا تم مجھ سے وعدہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اب بتائیں جنت کی ضمانت کے سوا اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے ایسے شخص کو۔ لیکن مرکزی نکتہ وہی ہے جو میں نے عرض کیا ہے کہ جڑیں سچائی میں ہیں اور بعض احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس مضمون کو بھی کھولتے ہیں۔

اب ایک اور بہت ہی دلچسپ اور بہت اہمیت رکھنے والا معاملہ ہے جس کو بسا اوقات سوسائٹی میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد سے روایت ہے، سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہوگی۔ اب بڑی امانت کا لفظ سنتے ہی ذہن میں بہت سی بڑی بڑی امانات کا خیال گزرتا ہے لیکن آگے بات سنیں کیا ہو رہی ہے۔ **قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہوگی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے اور بیوی اس سے تعلقات قائم کر چکے ہوں پھر وہ بیوی کے راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔**

اب یہ بڑی امانت کیوں ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے حکم پر اسے یہ اجازت دی گئی تھی کہ ایک عورت سے خلا ملا کرے، اپنے فروج کی حفاظت والا مضمون پیش نظر رکھیں تو پھر اس کی سمجھ آئے گی۔ یہاں ایک عورت نے اپنے بدن کو ایک غیر شخص کے لئے محض اس لئے کھولا کہ اللہ نے اجازت دی تھی اور اللہ کی امانت کا حق ادا کرنے والی تھی۔ اس کے اندرونی حسن تک کسی غیر کی رسائی نہیں تھی۔ پس یہ اس معنے میں بہت بڑی امانت بن جاتی ہے اس کے باوجود اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے راز مردوں کی مجالس میں یا کسی خاص دوست سے بیان کرتا پھرے کہ میری بیوی ایسی ہے اور ایسی ہے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن وہ ایک بہت بڑی امانت کا خائن شمار کیا جائے گا۔ اور جس کا نتیجہ جہنم ہے۔

یہ معاملہ ایسا ہے جو معاشرے میں نظر آتا ہے۔ لوگ اس کو بہت معمولی سمجھتے ہیں اور دو طرح سے یہ باتیں ہیں جن کو نظر انداز کر کے معاشرے میں گس گھول دیا جاتا ہے۔ اول تو بعض لوگ محض شوقیہ بتاتے ہیں، اپنے دوست کو بتائیں گے کہ مجھے کیسی اچھی بیوی مل گئی ہے۔ یا بعض دفعہ اس کی کمزوریاں ظاہر کر دیتے ہیں کہ میری بیوی تو ایسی نکلی ہے۔ دونوں صورتیں بہت گندی اور معاشرے کو خراب کرنے والی ہیں۔ لیکن ایک تیسری صورت بھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آپس میں اکٹھا رہیں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، کسی کو کچھ نہیں بتاتے، جب الگ ہو جائیں، طلاق ہو جائے یا خلع ہو جائے کسی صورت میں الگ ہو جائیں تو پھر ان کو یاد آتا ہے کہ اس میں یہ اندرونی نقص بھی تھے۔ چنانچہ میں ان باتوں کا ذکر نہیں کر رہا جس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے بدسلوکی کی یا حقوق ادا نہیں کئے۔ اندرونی نقائص اس میں کیا تھے۔ مرد میں اندرونی نقص کیا تھا، عورت میں اندرونی نقص کیا تھا یہ باتیں وہ بیان کرتے ہیں پھر۔ اور جب یہ باتیں میرے علم میں آتی ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ کو کوئی حق نہیں ایسی باتیں مجھ تک پہنچانے کا جو اللہ کی امانت ہیں۔ آپ خیانت میں مجھے بھی شریک کر رہے ہیں۔ اگر میں آپ کی باتیں سن لوں اور اس معاملے میں ان کو ردّ کر کے آپ کو بھی ساتھ رڈ نہ کروں تو میں بھی خائن بن جاؤں گا۔

اس لئے شادی چاہے قائم ہو یا ٹوٹ چکی ہو یہ وہ امانتیں ہیں جنہیں بہرحال ادا کرنا ہے۔ **کوئی بیوی اپنے خاوند کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے، کوئی خاوند اپنی بیوی کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے۔ کیونکہ اللہ کی امانت ہے جس امانت کے وہ ذمہ دار ہیں اور جواب دہ ہونگے۔** پس ان باتوں کو چھوٹا نہ سمجھیں اور بہت اہمیت دیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ بیوی کے اسرار لوگوں میں بیان کرتا پھرے یہ قیامت کے دن سب سے بڑی خیانت سمجھی جائے گی۔

یہاں مرد کا ذکر نہیں ہے مگر قرآن کریم کی بعض آیات سے دوسرا مضمون بھی ثابت ہے کہ جب تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو تو پھر تم لوگوں کو شرم کرنی چاہئے کہ ان باتوں کو کیوں لوگوں پر کھولتے ہو شاید یہ بھی وجہ ہو کہ عورتوں میں نسبتاً یہ کم بیماری ہو، مردوں میں زیادہ ہو۔ ایسی بے شرمی کی باتیں عورتوں کی طبعی حیا کے خلاف ہوں اس لئے یہ ایک قسم کا کامپلیمنٹ (Compliment) بھی ہے عورتوں کو، ان کی ایک تعریف بھی ہے کہ تم سے زیادہ مردوں میں یہ نقص پایا جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ عورتیں کہتی ہیں آپ ہمارے نقص ہی بتاتے رہتے ہیں مردوں کے نہیں بتاتے۔ مگر اگر وہ غور سے خطبے سنا کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مردوں کے بھی بتاتا ہوں اور کیوں نہ بتاؤں کیونکہ رسول اللہ ﷺ عدل کے نہایت اعلیٰ مقام پر تھے جس سے اوپر عدل کا مقام ممکن نہیں ہے۔ آپؐ ہمیشہ دونوں کی باتیں بتایا کرتے تھے اور میں تو وہی باتیں کہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عمر بھر فرماتے رہے۔

اب بخاری کتاب الرقاق سے ایک حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا **جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا**۔ سائل نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ان کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا **جب نااہل لوگوں کو حکمران بنایا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا**۔ اس کا ایک پہلو تو میں پہلے جرمنی میں بیان کر چکا ہوں کہ اس میں **جماعتی عہدیداروں کو بھی یہی نصیحت ہے کہ جو امانتیں ان کے سپرد ہیں اس کے مطابق اچھے عہدیدار چنیں**۔ اگر انہوں نے یہ ذمہ داری ادا کرنی چھوڑ دی تو ساعت ان معنوں میں آئے گی کہ نظام جماعت یکسر پلٹ جائے گا اور گویا قیامت آگئی۔

لیکن جو دوسرا معنی ہے اس میں اِذَا اُسْنِدَ الاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِه فَانْتَظِرِ السَّاعَة۔ جب کوئی امر لوٹایا جائے کسی کو یعنی حکومت عطا کی جائے عوام الناس کے مشورے اور ان کے ووٹوں سے اور وہ اس کا اہل نہ ہو تو پھر ساعت کا انتظار کرنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ ساعت سے مراد بہت سی باتیں ہیں جن کا اہل لغت ذکر کرتے ہیں۔ **ایک ساعت سے مراد یہ ہے کہ معاشرے پر گویا قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ اگر تم نے غلط عہدیداروں کو چن لیا تو پھر ہمیشہ نظام بگڑتا چلا جائے گا** اور ان معنوں میں ساعت کا یہ مطلب ہوگا کہ چونکہ ساعت شریر لوگوں پر آنی ہے اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے واضح خبر دی ہوئی ہے تو تمہارا معاشرہ ذلیل سے ذلیل تر اور شریر سے شریر تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ دوسرا معنی بھی بعینہٖ درست بنتا ہے یہاں تک کہ ان کی پکڑ کا وقت آجائے گا۔

اب اس مضمون کو آپ اپنے ذہن میں دہرا کر ایسے معاشروں کا تصور کر سکتے ہیں جہاں یہی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ دن بدن بد سے بدتر حالات صرف اس لئے ہو رہے ہیں کہ عوام الناس نے اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرتے وقت امانت کا حق ادا نہیں کیا۔ جب امانت کا حق ادا نہیں کیا تو پھر اللہ تعالیٰ

بھی ان سے خائن والا معاملہ کرتا ہے جس کی تفصیل اس حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

اب ایک اور روایت ہے جو عبداللہؓ بن عمرو سے مروی ہے قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيْتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰه كَيْفَ ذٰلِكَ۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تو رذیل اور کمینے لوگوں میں ہوگا تو اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیسے ہوگا کہ میں رذیل اور کمینے لوگوں میں ہونگا۔ اب اس میں ایک اور بھی خبر تھی جس کی طرف عموماً لوگوں کی نظر نہیں جاتی۔ یہ جس کو مخاطب فرمایا اس کی لمبی عمر کی خوشخبری بھی تھی اور یہ بدخبر بھی تھی کہ اس لمبی عمر کے نتیجے میں تو اچھے لوگوں سے نکل کر ایک ایسے دور میں داخل ہو جائے گا جس میں اکثریت کمینوں کی ہوگی۔ تو یہ واقعہ بہت لمبی عمر پانے کے نتیجے میں ہو سکتا تھا۔ پس یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچائی اور مخبر صادق ہونے کی بھی ایک دلیل ہے۔

کیسے ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا جب ان کے عہد فاسد ہو جائیں گے، امانتیں اٹھ جائیں گی اور وہ باہم اس طرح ہو جائیں گے، انگلیاں انگلیوں میں ڈال دیں یہ انگلیاں مل نہیں سکتیں جتنا مرضی روز لگالیں، تو ان کے درمیان اتنے فاصلے بڑھ جائیں گے، ایسی روکیں حائل ہو جائیں گی کہ ان کو ملانے کی کوشش بھی کی جائے تو نہیں ملا سکو گے اور ایسے لوگ جو پھٹ جایا کرتے ہیں ان کو ملانے کی ہر کوشش ناکام ہو جایا کرتی ہے۔ اب دیکھ لیں کیسی عمدہ تمثیل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی بد قوموں کا حال بیان فرمایا ہے **جن کی امانتیں اٹھ چکی ہوں، جن کے عہد فاسد ہو چکے ہوں، ان کے دل لازماً پھٹتے ہیں** ناممکن ہے کہ پھر ان کو اکٹھا رکھا جا سکے اور اس طرح پھٹتے ہیں کہ لوگ بڑے بڑے دعوے کریں گے، کوشش کریں گے، بورڈ تشکیل دیئے جائیں گے کہ قوم کو دوبارہ اکٹھا کرنے کے لئے کوئی ذرائع تجویز کرو اور بعض جگہ شریعت بل بھی لائے جائیں گے جو اکٹھا کرنے کی بجائے اور بھی زیادہ پھاڑ دیں گے قوم کو۔ تو یہ حال ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہر پیشگوئی سوفیصد سچی نکلتی ہے۔ اپنی ساری تفصیلات کے ساتھ سچی نکلتی ہے۔ یوں فرمایا یہ حال ہوگا۔ اسوقت راوی نے کہا یا رسول اللہ اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔ یعنی میں بھی تو ان لوگوں میں ہونگا۔ آپ فرما رہے ہیں تیرا کیا حال ہوگا جب تو کمینے لوگوں میں جائے گا تو سارا معاشرہ اگر اس قدر گندا ہو چکا ہوگا تو اس وقت میرا کیا حال ہوگا مجھے کیا کرنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا اور جس بات کے بارے میں تجھے اچھی طرح معلوم ہو اسے اختیار کر لینا اور جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو اسے چھوڑ دینا۔

اب ایسے معاشرے میں غلط خبریں پھیلا کرتی ہیں اور اکثر غلط خبروں کے نتیجے میں معاشرہ اور بھی بگڑتا چلا جاتا ہے۔ تو دیکھیں کتنی برمحل نصیحت فرمائی کہ بہت تم باتیں سنو گے، قسم قسم کی باتیں بیان کی جائیں گی۔ جن کا تمہیں اچھی طرح علم ہو کہ یہ بات درست ہے صرف اس کو قبول کرنا اور باقی ساری باتیں رد کر دینا اور اپنے خاص تعلق رکھنے والوں سے چمٹے رہنا۔

اب یہ نصیحت دیکھیں جماعت احمدیہ پر آج کل کس طرح صادق آرہی ہے۔ کتنی لطافت کے ساتھ اور کس قدر تفصیل کے ساتھ صادق آرہی ہے۔ اگر ایسے دور میں لوگ یعنی احمدی آپس میں ایک دوسرے کو چمٹے نہ رہیں، ایک دوسرے سے تعلقات کو گہرا نہ کریں اور کسی قیمت پہ بھی ان تعلقات کو نہ ٹوٹنے دیں تو ان کی تربیت کی اس سے بہتر ضمانت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ ایک دوسرے کو نہیں چمٹیں گے تو اس معاشرے کا لازماً حصہ بن جائیں گے، اس کی طرف سرکتے چلے جائیں گے۔

میں نے اپنے دوروں میں ہمیشہ دیکھا ہے کہ وہی خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے رہتے ہیں جن کو اپنے تعلقات کے قیام کے لئے دوسرے احمدیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض اپنے اعلیٰ عہدے چھوڑ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں اس لئے منتقل ہو جاتے ہیں اور مجھے لکھتے بھی ہیں کہ مالی نقصان ہوا ہے لیکن ہمیں کوئی پرواہ نہیں کیونکہ جس جگہ ہم تھے وہاں اکیلے تھے اور بچوں کو توفیق نہیں تھی کہ وہ ہر وقت گھر میں جڑے رہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا ان کی بھی خواہشات ہیں۔ پس ان کی خاطر ہم نے دنیا پر لات ماری اور ایسی جگہ چلے گئے ہیں جہاں احمدی خاندان ملتے ہیں۔ تو جُڑنے کی خواہش اتنی زیادہ اور یہی نصیحت ہے کہ جب خال خال معاشرے میں اچھے لوگ نظر آئیں گے تو تم اپنے لوگوں کے ساتھ جُڑ کر بیٹھنا، ان کے قریب رہنا۔ تم ایک دوسرے کا سہارا بنو گے، ایک دوسرے کو غلط اور بد اثرات سے بچاؤ گے اور ان کے عوام کو چھوڑ دینا، ان سے دور رہنا۔ آپس میں چمٹ کر پھر دوسروں سے بھی میل جول میں بے تکلفی یا اندرونی طور پر دلوں کا باہم ملا دینا یہ بیک وقت نہیں چل سکتا۔ فرمایا جب تم نیک لوگوں میں آپس میں اکٹھے بیٹھو گے تو غیروں سے سرسری سلام علیک ہوگی۔ ان کے ساتھ تمہارے دل مل بھی نہیں سکتے پھر، ناممکن ہے۔ ان سے دور رہنا۔ دور رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عوام میں نکلنا ہی نہیں۔ دلوں کو بچا کے رکھنا یہ مراد ہے۔ ان کے اثرات سے دور رہنا۔

اب وقت ابھی ہے تو ایک اور حدیث کو لیتا ہوں جو میں نے تین حصوں میں تقسیم کی ہے۔ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمارے سامنے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک ہی حدیث کے تسلسل میں یعنی ایک ہی روایت میں، ایک ہی کتاب میں چونکہ ان دونوں کا ذکر الگ الگ موجود ہے اور اس میں تھوڑا سا ابہام پیدا ہوتا ہے سننے والے کے لئے، اس لئے اس روایت کو میں نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلا وہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پہلی بات بیان فرمائی تھی۔ دوسرا وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دوسری بات بیان فرمائی تھی۔ تیسرا وہ جس میں حضرت حذیفہؓ کا اپنا تبصرہ ہے کہ پھر میں نے کیا کچھ دیکھا اور کس طرح میں نے ان باتوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ وہ حدیث نہیں ہے وہ اثر ہے۔ ایک صحابی کی باتیں ہیں جنہوں نے حدیث پر تبصرہ کیا ہوا ہے۔ اس پہلو سے اب آپ کے لئے یہ بات سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپؐ نے ہم سے بیان فرمایا، یہ اب حدیث شروع ہو جاتی ہے، کہ امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے۔ اب اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ جو میں نے پہلے ایک حدیث میں اشارہ کیا تھا وہ اِسی طرف اشارہ تھا کہ امانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہوئی ہے جس کے درخت کی جڑیں فطرت انسانی میں پیوست ہیں۔ تو دل کی گہرائی میں اتری ہے۔ اگر یہ امانت دل کی گہرائی میں نہ اتری ہوتی تو وہ امانت جس کے ذریعے اس امانت کے نقوش سمجھنے میں مدد ملنی تھی وہ بیرونی نمونے ایسا انسان سمجھ ہی نہیں سکتا تھا جس کے دل میں امانت موجود نہ ہو۔ پس فطرت کی امانت ایک امانت ہے۔ اور دوسری امانت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی امانت کا حق ادا کرتے ہوئے قرآن پر عمل کر کے دکھا دیا۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جو اسی کو سمجھ آسکتی ہیں جس کے دل میں امانت کی جڑ ہو۔ اگر دل سے امانت مٹ چکی ہو تو اسے بیرونی اثرات سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس تفصیل کے ساتھ اب یہ دیکھیں۔ فرمایا امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔ اسے پہچان لیا قرآن اور سنت کے ذریعے ورنہ محض اپنے دل میں ڈوب کر اس امانت کے نقوش کو اچھی طرح پہچاننا ہر کس و ناکس کے لئے ممکن ہی نہیں تھا۔ جو لوگ اپنے خیال میں دلوں میں ڈوبتے ہیں اور حقائق تک پہنچتے ہیں ان کے آپسی اختلاف بتاتے ہیں کہ کوئی ایک بھی حقیقت پر قائم نہیں تھا۔ ایک نے کچھ اور حقیقت سمجھی، دوسرے نے کچھ اور حقیقت سمجھی۔ پس اصل وہ ہے کہ اگر قرآن اور سنت کے مطابق تمہارے دل کی آواز ہو جائے یا دل کی آواز کے مطابق تم قرآن و سنت کی باتیں سنو تو یہ حقیقت ہے، اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ فرمایا پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔

اور آپؐ نے ہم سے اس کے رفع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یعنی دوسری حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ نے امانت کے رفع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی حدیث میں امانت کی کنہہ بتائی ہے، امانت ہوتی کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے وہ رفع کیسے ہوگی یہ ذکر چھیڑا ہے۔ انسان غفلت کی حالت میں زندگی بسر کریگا یہاں تک کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی۔ اس میں لفظ نَومَة استعمال ہوا ہے

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

اور بعض لوگ سمجھتے ہیں یعنی ترجمہ کرنے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک رات سوئے گا اور اٹھے گا تو امانت اٹھ چکی ہو گی۔ یہ نہیں ہوا کرتا۔ یہ اللہ کی سنت کے خلاف ہے۔ نیند سے مراد غفلت کی نیند ہے۔

ایک انسان جب اپنے حقوق سے غافل رہتا ہے اور غافل رہتا چلا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ اس کے دل سے وہ امانت اٹھتی چلی جاتی ہے جو فطرت میں ودیعت ہوئی تھی اور اس کا معمولی سا اثر باقی رہ جائے گا۔ یعنی خدا نے جو چیز ودیعت کی ہے وہ اٹھ جائے گی لیکن معمولی سا نشان سا، ایک اثر باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ غفلت میں پڑا رہے گا اور ایک اور چیز ظاہر ہو گی جو بڑی دلچسپ ہے اور راز دان فطرت کے سوا کوئی اس بات کو بیان نہیں کر سکتا۔ بظاہر مضمون ختم ہو گیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس مضمون کو جاری رکھا ہے یہاں تک کہ جس طرح پاؤں پر چنگاری گرنے سے آبلہ سا بن جاتا ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا، معمولی سا پانی سا ہوتا ہے ۔ویسا اثر امانت کا باقی رہ جائیگا۔

اب اگر امانت مٹ گئی اور کچھ بھی نہ رہی تو یہ آبلہ چنگاری سے پڑنا اور اس کا اثر، اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ جب مزید غفلت کی حالت میں زندگی بسر کریں گے تو اپنے دل میں وہ امانت کو اس طرح پائیں گے جیسے آبلہ ہوتا ہے اور آبلے کے اندر گندے پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ گویا یہ لوگ امین بنتے پھریں گے اپنے دلوں میں سمجھیں گے کہ ہم تو امین ہیں ہمارے دل میں امانت کا مواد موجود ہے اور اکثر لوگ جب غفلت کی انتہا کو پہنچتے ہیں تو بالکل یہی حال ان کا ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کو دکھانے کی خاطر یا اپنے مفادات کی خاطر ان کے سامنے امین بنتے ہیں جب کہ امانت کا مرکز ان کے دل کا وہ چھالا ہے جس میں گندے پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہو گا جو امانت ادا کرے۔ اب جب لین دین کریں گے تو دکھانے کے لئے یہ بھی تو ضروری ہے کہ دوسروں پر اعتماد قائم کیا جائے۔ اور ان کو دکھایا جائے کہ ہم بڑے امین ہیں تبھی تو لین دین کرتے ہیں اور جب یہ گندہ زمانہ آئے گا تو دل کے چھالے ہونگے، امانت ہو گی نہیں اور دل کے چھالے دکھانے کی خاطر ہونگے۔ جس طرح چھالا ابھر کر پھول جاتا ہے اس طرح یہ اپنے دل میں ایک امانت کا ابھرا ہوا مبالغہ آمیز تصور قائم کر لیں گے۔ اور اس کو ظاہر کریں گے کہ گویا ہم امین ہیں۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہو گا جو امانت کا حق ادا کرے جب معاشرہ پہچان لے گا ان کو اور بار بار کے دھوکوں میں مبتلا ہو کر اچھی طرح جان لے گا کہ یہ معاشرہ سارا ہی گندہ ہو چکا ہے کوئی بھی لین دین کا حق ادا کرنے والا نہیں تو پھر وہ کیا باتیں کریں گے۔ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امین شخص موجود ہے ڈھونڈو اس کو امین ہے کہاں۔ اور جو پہلی حدیث میں نے بیان کی ہے اس کی رو سے امانت ان کو سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔

پس وہ لوگ جو امین نہیں ہیں اور محض جماعت کے رعب کی وجہ سے بنی نوع انسان کو دھوکہ دیتے ہیں انکو میں چن چن کر جماعت سے نکال رہا ہوں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں بڑی سختی کر رہا ہے۔ بالکل سختی نہیں کر رہا۔ مجھے پتہ ہے کہ ایک جماعت ہی تو ہے جو امین ہے۔ اور اگر اس امین جماعت میں گندے لوگ اسی طرح گھسے رہیں تو پھر لوگوں کا کیا حال ہو گا جو اس لئے جماعت کی طرف رجوع کریں کہ ان کی امانت پر ان کو اعتماد ہو اور ان کا رہا سہا، ان کی ساری پونجیاں پھر بھی ضائع ہوتی چلی جائیں۔ پس یہ امتیاز ہے جماعت کا جس کو قائم رکھنے کی خاطر میں مجبور ہوں کہ جہاں دھوکہ دینے والے بددیانتوں کا علم ہوتا ہے میں انہیں جماعت سے الگ کر دیتا ہوں اور اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں کرتا خواہ اپنا عزیز ہو یا غیر ہو۔ کبھی زندگی بھر میں نے اس معاملے میں رعایت نہیں کی، نہ آئندہ انشاء اللہ کروں گا۔ اب باقی جو امور ہیں وہ انشاء اللہ اگلے خطبے میں بیان کئے جائیں گے۔ ☆......☆......☆

نواب شاہ میں ایک اور احمدی مسلمان کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک): پاکستان سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق نواب شاہ سندھ کے ایک احمدی مسلمان نذیر احمد صاحب بگھیو کو ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۸ء کو صبح ۶ بجے کے لگ بھگ شہید کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

مرحوم کی عمر ۶۱ سال تھی اور آپ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ وقوعہ کے روز نماز فجر ادا کرنے کے بعد صحن میں ٹہل رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ شہید مرحوم نے سمجھا کہ کوئی فقیر ہے چنانچہ اسے خیرات دینے کے لئے باہر نکلے تو قاتل نے فوری طور پر دو فائر کئے جس سے دروازے کے پاس ہی گر گئے۔ ان کے لڑکے اور ہمسایوں نے انہیں فوری طور ہسپتال پہنچایا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔

پولیس کو دو آدمیوں پر شبہ ہے۔ ایک کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر رہی ہے۔ جبکہ دوسرا ابھی تک مفرور ہے۔ علاقہ بھر میں شہید مرحوم کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ ۱۹۷۳ء سے نواب شاہ میں مقیم تھے۔ شہید مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ شہید مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔ ☆☆☆

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"افراد سے میں کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا......"۔

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں"۔ (روزنامہ الفضل، ۲ر مئی ۱۹۹۱ء)

(مرسلہ: صدر خلافت لائبریری کمیٹی، ربوہ)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

Malik Food

نئی دوکان کی خوشی میں ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء تک

سیل سیل سیل

Malik Food پیش کرتے ہیں

جرمن بکرے کا تازہ حلال گوشت ——— ۱۰ مارک فی کلو

کرنل باسمتی چاول ——— ۳۶ مارک (فی دس کلو)

P.G.Tips چائے (275 bags) ——— ۱۴ مارک فی پیکٹ

تازہ فروٹ، سبزیاں اور پاکستانی سبزیاں

گروسری کا سامان تھوک ریٹ پر حاصل کریں

نوٹ: شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر سروس کے برتن اور کھانا پکانے کے لئے جگہ مفت حاصل کریں

پارکنگ موجود ہے

Malik Food

Eckenheimer Ldstr. 300

Frankfurt

Tel: (069) 543628 Fax: (069) 543628

یورپ و امریکہ کی
روحانی فتح کا آسمانی منصوبہ
اور ہماری ذمہ داریاں

یورپ کی روحانی فتح تحریک احمدیت کا بنیادی مقصد اور اس کے نصب العین کا لازمی حصہ ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے فرزند جلیل امام الزمان حضرت سیدنا المسیح الموعود والمہدی المسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"۔ (الوصیت)

حضرت اقدس علیہ السلام کے دل میں یورپ پر اسلام کا جھنڈا گاڑنے کی کتنی شدید تڑپ تھی؟ اس کا کسی قدر اندازہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ایک چشم دید واقعہ سے ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحبؓ کی روایت ہے کہ:

"غالباً ۹۸۔۱۸۹۷ء کا ذکر ہے ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حضورؑ کے اندر کے کمرے میں بیٹھا تھا کہ باہر سے ایک لڑکا پیغام لایا کہ قاضی آل محمد صاحب آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک نہایت ضروری پیغام لایا ہوں حضور خود سن لیں۔ حضورؑ نے مجھے بھیجا کہ ان سے دریافت کرو کیا بات ہے؟ قاضی صاحب سیڑھیوں میں کھڑے تھے میں نے جا کر دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے بھیجا ہے۔ ایک نہایت ہی عظیم الشان خوشخبری ہے اور خود حضرت صاحب کو ہی سنانی ہے۔ میں نے پھر جا کر عرض کیا کہ وہ ایک عظیم الشان خوشخبری لائے ہیں اور صرف حضورؑ کو ہی سنانا چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آپ پھر جائیں اور انہیں سمجھائیں کہ اس وقت مجھے فرصت نہیں وہ آپ کو ہی سنا دیں اور آپ آکر مجھے سنا دیں۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور قاضی آل محمد صاحب کو سمجھایا کہ وہ خوشخبری مجھے سنا دیں میں حضرت صاحب کو سنا دیتا ہوں۔ تب قاضی صاحب نے ذکر کیا کہ ایک مولوی کا مباحثہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کے ساتھ تھا اور اس مولوی کو خوب پچھاڑا اور لتاڑا گیا اور شکست فاش دی گئی۔ میں نے آکر یہ خبر حضرت صاحبؑ کے حضور عرض کی۔ حضورؑ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا "میں نے سمجھا کہ یہ خبر لائے ہیں کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے"۔

("ذکر حبیب" مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۲ طبع اول)

گو جماعت احمدیہ کا قیام ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں مغربی دنیا میں تبلیغ اسلام کی بنیاد ۱۸۸۵ء میں رکھی گئی جبکہ حضور نے خدا تعالیٰ کی منشاء مبارک کے مطابق نشان نمائی کی عالمگیر دعوت کے لئے ہزاروں کی تعداد میں انگریزی کا ایک انعامی اشتہار یورپ اور امریکہ کی تمام نامور شخصیتوں کو رجسٹری کر کے بھجوایا۔ اس اشتہار کا متن "سرمہ چشم آریہ" میں شائع شدہ ہے۔

۱۸۹۳ء میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کو یورپ میں واعظ بھجوانے کی پرزور تحریک کی اور فرمایا:

"قوموا لإشاعة القرآن وسيروا في البلدان، ولا تصبوا إلى الأوطان، وفي البلاد الإنكليزية قلوب ينتظرون إعاناتكم، وجعل الله راحتهم في معاناتكم، فلا تصمتوا صموت من رأى وتعامى، ودُعِيَ وتحامى. ألا ترون بكاء الإخوان في تلك البلدان؟ وأصوات الخلان في تلك العمران..... قوموا لتخليص العانين، وهداية الضالين. ولا تكبّوا على سيفكم وسنانكم، واعرفوا أسلحة زمانكم، فإن لكل زمان سلاحًا آخر وحربا آخر، فلا تجادلوا فيما هو أجلى وأظهر، ولا شك أن زماننا هذا يحتاج إلى أسلحة الدليل والحجة والبرهان، لا إلى القوس والسهم والسنان، فأعدوا للأعداء ما ترون نافعا عند العقلاء. ولن يمكن أن يكون لكم الفتح إلاّ بإقامة الحجة وإزالة الشبهة، وقد تحرّكت الأرواح لطلب صداقة الإسلام، فادخلوا لأمر من أبوابه..... فإن كنتم صادقين وفي الصالحات راغبين، فابعثوا رجالا من زمرة العلماء ليسيروا إلى البلاد الإنكليزية كالوعظاء، ليتموا على الكفرة حجج الشريعة الغرّاء..... ولا شك أن تفهيم الضالين الغافلين واجب على العلماء العارفين، فقوموا لله وأشيعوا هُداه ولا تؤمّلوا عليها جزاء من سواه..... فإن فعلتم، وكما قلت عملتم، فتبقى لكم مآثر الخير إلى آخر الزمان، وتُبعثون من أحبّاء الرحمان، وتُحشرون في عباد الله المجاهدين، فاسمحوا رحمكم الله، وقوموا لله قانتين..... ومن ذهب إلى البلاد الإنكليزية خالصًا لله فهو أحد من الأصفياء، وإن تدركه الوفاة فهو من الشهداء....."

(نور الحق، الجزء الثاني– الخزائن الروحانية، مجلد ۸ ص ۲۴۷– ۲۵۲)

ترجمہ: قرآن کے شائع کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور انگریزی ولایتوں میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج اور ان کے رنج میں راحت رکھی ہے۔ پس تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کرے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے۔ کیا تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں؟ اے لوگو! قیدیوں کو چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور تلوار اور نیزوں پر افروختہ ہو کر مت گرو اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے۔ پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ کا محتاج نہیں۔ پس تم دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار تیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجت قائم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو۔ اور بلا شبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے حرکت میں آگئی ہیں۔ پس تحصیل مقصد کے لئے دروازہ میں سے داخل ہو۔

پس اگر تم سچے ہو اور صلاحیت کی طرف راغب ہو تو علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تا کہ واعظ بن کر انگریزی ملکوں کی طرف جائیں اور تا کافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں ...... اور کچھ شک نہیں کہ گمراہوں کا سمجھانا عالموں کا فرض ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور اس پر کسی اور کے بدلہ کی امید مت رکھو...... پس اگر تم نے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار تمہاری باقی رہے گی اور تم مقبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے اور خدا کے مجاہد بندوں میں تمہارا حشر ہو گا۔ سو جوانمردی دکھلاؤ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اور فرمانبردار بن کر اٹھ کھڑے ہو۔ ...... اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ جائے گا پس وہ برگزیدوں میں سے ہو گا۔ اور اگر اس کو موت آجائے گی تو وہ شہیدوں میں سے ہو گا"۔

سیدنا حضرت المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغی جہاد کی اس پرزور تحریک کے بعد خدا کی پاک وحی سے علم پا کر ایک مسلم یورپ اور مسلم امریکہ کا تخیل پیش کرتے ہوئے یہ خوشخبری دی ہے کہ:

"خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دئے ہیں جو میری باتوں کو ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بت کچھ چیزیں نہیں ہیں اور گو لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی اُن میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دار الامان میں داخل کر دے گی۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے"۔ (لیکچر "اسلام اور ملک کے دیگر مذاہب" صفحہ ۲۵،۲۴ طبع اول مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور۔ ستمبر ۱۹۰۴ء)

حضرت اقدس علیہ السلام نے اس روحانی انقلاب کے قریب سے قریب تر لانے کے لئے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کا صحیح اور واحد طریق حسب ذیل الفاظ میں بیان فرمایا:

"آج کل ان ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے۔ وہ امتیازی باتیں جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ ان پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے۔ ان تمام دلائل کو جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہم کو سمجھائے ہیں"۔

(بدر قادیان ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم ۱)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے حضرت امام الزمان مہدی مسعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق تبلیغ کو عملی جامہ پہنانے اور مغربی ممالک کے کونے کونے تک حقیقی اسلام کی آواز پہنچانے کے لئے سب سے پہلا اور بروقت قدم یہ اٹھایا کہ انگلستان میں احمدیہ دار التبلیغ کا قیام فرمایا اور پے در پے مبلغ بھجوانے شروع کئے۔ جب اسلامی دعوت و تبلیغ کی راہ کسی قدر ہموار ہو گئی تو حضور جولائی ۱۹۲۴ء میں بہ نفس نفیس یورپ

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

دورہ جرمنی ۱۹ / تا ۳۱ / اگست ۱۹۹۸ء کی

مصروفیات کی ایک جھلک

(قسط نمبر ۴)

۲۶ / اگست ۱۹۹۸ء بروز بدھ
انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حسب معمول صبح دس بجے سے بعد دوپہر ایک بجے تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض خاندانوں اور بعض افراد کو انفرادی طور پر شرف ملاقات سے نوازا۔ آج ۶۶ خاندانوں کے ۲۴۴ احباب نے اپنے پیارے امام کی بابرکت ملاقات سے فیض حاصل کیا۔

تقریب آمین

مختلف جماعتوں سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے والے بعض بچوں کے والدین نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور پرنور کی صدارت میں تقریب آمین کا انعقاد کیا جائے۔ چنانچہ حضور نے ازراہ شفقت ان کی درخواست کو قبول فرمایا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے قبل مسجد نور فرینکفورٹ میں اس بابرکت تقریب کی صدارت فرمائی جس میں ۴ لڑکے اور ۳ لڑکیاں شامل ہوئیں جبکہ ایک بوسنین احمدی خاتون نے بھی اس میں شمولیت کی جنہیں حال ہی میں قرآن کریم ناظرہ کے دور اول کی تکمیل کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں اور قرآن کریم کی تلاوت کی تکمیل کے بعد کی دعا پڑھی جو حضور کے ساتھ تمام حاضرین کو دہرانے کی سعادت عطا ہوئی۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اب یہ دعا ہو گئی ہے اس لئے مزید کسی دعا کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہت بہت مبارک کرے۔

البانین کے ساتھ مجلس سوال و جواب

ھیسن مٹے (Hessen-Mitte) ریجن کے زیر اہتمام البانین افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام ریجن کے ایک شہر Geissen کی ایک یونیورسٹی (جو کہ ۱۶۰۰ء میں قائم ہوئی تھی) کے ہال میں منعقد کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب تشریف لائے تو دو بچوں نے حضور انور کی خدمت میں گلدستے پیش کئے اور ہال کے اندرونی دروازے میں چھوٹے بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے امام کا استقبال "اھلاً و سھلاً و مرحبا" کے ساتھ کیا۔ ان کے ہاتھوں میں رنگ برنگی جھنڈیاں تھیں جن پر یہی کلمات لکھے ہوئے تھے۔

شام ساڑھے چھ بجے جب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کرسئ صدارت پر رونق افروز ہوئے تو تلاوت قرآن کریم اور اس کے البانین ترجمہ کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد محترم محمد زکریا خان صاحب نے جو اس مجلس میں ترجمانی کے فرائض انجام دے رہے تھے، پہلے سے البانین مہمانوں کی طرف سے تحریراً موصول ہونے والے سوالات پڑھے جن کے جوابات حضور نے اردو زبان میں دیئے۔ ان میں چند ایک سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر پیش ہیں :۔

☆...... پہلا سوال یہ تھا کہ جماعت احمدیہ مولویوں کے خلاف کیوں ہے حالانکہ مولوی تو مسلمانوں کے لیڈر ہیں؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ مولویوں کے خلاف نہیں، مولوی جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں۔ ان کا اس کے سوا اور شغل ہی کوئی نہیں کہ جہاں جائیں جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیڈر ہیں تو یہ دیکھیں کہ ان کی لیڈری نے مسلمانوں کا کیا حال کیا ہوا ہے۔ آپس میں سارے مسلمانوں کو بانٹ رکھا ہے اور خود بھی آپس میں بٹے ہوئے ہیں۔ جو افغانستان کا ملاں ہے اس کو باہر کے ملاں تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح عراق کے ملاں کو ایران کا ملاں تسلیم نہیں کرتا۔ کوئی ملک ایسا نہیں جس کو مولویوں نے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر رکھا ہو۔ پس ہم جب مولویوں کے خلاف بات کرتے ہیں تو قرآن ہمیں اس بات کا حق دیتا ہے۔ ہم ان کا چہرہ بے نقاب کرتے ہیں اور ان کی اصل تصویر پیش کرتے ہیں۔

☆...... ایک مہمان نے اپنی اہلیہ کے متعلق بتایا کہ وہ کچھ عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اس کے لئے دعا اور دوا کی درخواست ہے۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کب ہوا؟، کیسے ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ نہانے کے بعد ہوا ہے۔ تو حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ علامات لکھ کر بھیجیں میں دوائی لکھ کے بھیج دونگا۔ اور انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔

☆...... ایک سوال جو کئی پہلوؤں پر مشتمل تھا کہ کیا تمام مذاہب ایک جیسے ہیں یا اسلام کو ان پر فوقیت ہے۔ اگر اسلام کو فوقیت حاصل ہے تو آج مسلمان رسوا کیوں ہو رہے ہیں؟

اس سوال کے تمام اجزاء کا الگ الگ جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطابق تمام مذاہب جب وہ خدا کی طرف سے نازل ہوئے تھے ایک جیسے تھے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ خدا کی طرف سے نازل ہوں اور سچے نہ ہوں۔ اور قرآن نے اس مسئلے کا یہ حل پیش فرمایا ہے کہ تمام مذاہب ایک جیسے تھے مگر بعد میں انسانوں نے جو ان مذاہب کے ماننے والے تھے جوں جوں وہ نبی کے زمانہ سے دور ہوئے انہوں نے اختلاف پیدا کر لیا۔ اس لئے مذہب کا قصور نہیں تھا بلکہ لوگوں کا قصور تھا۔ مذہب تو ٹھیک تھا کیونکہ وہ خدا کی طرف سے تھا۔ لوگوں کا قصور ہے کہ وہ فرقوں میں بٹ گئے۔

مسلمانوں کا بھی یہی حال ہوا ہے۔ قرآن تو وہی ہے اس میں کوئی شک نہیں مگر جتنے فرقے ہیں ان کے لیڈروں نے وہ معنے کئے جو تضاد والے تھے۔ ان تراجم سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے معنے کر دیئے۔ جب انہوں نے اختلاف کئے تو اپنے ماننے والوں کو دوسروں کے ساتھ لڑا دیا اور ان کے اختلاف صرف خیالی نہیں رہے بلکہ عملاً انہوں نے امت کو تفرقہ میں ڈال دیا۔ حالانکہ یہ بات خود قرآن کریم کے بالکل خلاف تھی۔ قرآن کریم تو مومنوں کو اِخوَۃ کہتا ہے اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں مومن بھائی بھائی تھے۔ پس اب جب بھائی بھائی نہیں رہے تو ثابت ہوا کہ صحیح مسلمان نہیں رہے۔ پس اللہ ضرور ایسے لوگوں کو سزا دے گا جنہوں نے اس کے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اس کے رسول کی امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ مگر وہ بہتر جانتا ہے کہ کس کو کیسے سزا دے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام سب سے اچھا مذہب اس لئے ہے کہ قرآن کریم وہ آخری پیغام ہے جس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے اور جتنی پرانی کتابیں تھیں ان میں سے کسی کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا گیا اور وہ تبدیل ہو گئیں انہیں محرف و مبدل کر دیا گیا۔ قرآن کریم کے متعلق دشمن کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ آج بھی وہی قرآن ہے جو نبی اکرم ﷺ نے بطور وحی پیش کیا تھا۔

☆...... ایک دوست نے سوال کیا کہ میں امن پسند ہوں اور میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کوسووا میں کیوں امن نہیں ہے؟ اس کے جواب میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں امن نہیں ہے۔ اس کی وجہ لیڈر شپ بھی ہے اور بیرونی طاقتیں بھی ہیں جو کہ اپنا مفاد حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ کوسووا میں اس لئے امن نہیں ہے کہ آپ لوگ مسلمان ہیں اور یورپ کے لوگ مسلمانوں کو پسند نہیں کرتے۔ بوسنیا میں مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کی گئی مگر اللہ نے انہیں بچا لیا۔ کوسووا میں اب بھی بڑی طاقتیں مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہیں اس لئے اللہ کی طرف جھکیں کیونکہ اللہ ہی ہے جو مدد کرے تو کوئی دنیا کی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

☆...... ایک سوال یہ تھا کہ اسلامی ممالک نے کوسووا کی کتنی مدد کی ہے؟۔ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرے نزدیک ایک بھی نہیں ہے جس نے مدد کی ہو۔ اسی طرح ایک اور سوال کیا گیا جس کا جواب حضور نے مختصر دیا۔ سوال یہ تھا کہ کیا کوسووا کے علماء کے ساتھ آپ کے تعلقات ہیں اور کیسے ہیں؟ حضور نے فرمایا کوسووا کے علماء کو میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور امت کی کیا راہنمائی کر رہے ہیں۔ لیکن اتنا میں جانتا ہوں کہ ابھی تک انہوں نے امت کی صحیح راہنمائی نہیں کی۔ اگر کوئی احمدی مسلمان مجھے بتائیں تو میں ان سے رابطہ کی کوشش کر سکتا ہوں۔

☆...... ایک اہم سوال یہ کیا گیا کہ سربین نے ہمارے گھر جلا دیئے، ہمارے اہل خانہ وغیرہ کو قتل بھی کیا، خوراک وغیرہ کی بھی مشکلات پیدا کیں۔ ان حالات میں آپ کی کیا نصیحت ہے؟۔ اس کا جواب حضور نے تفصیل سے دیتے ہوئے فرمایا کہ ان حالات میں وہی نصیحت ہے جو پہلے کر چکا ہوں۔ آپ کے لیڈر آپ کو غلط مشورہ دے رہے ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ امریکہ نے بڑے بڑے وعدے کئے مگر کبھی مدد کو نہیں آیا۔ آپ کو امریکہ کبھی مدد نہیں دے گا اور کوئی بڑی طاقت مدد نہیں دے گی۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور دعا کریں اگر آپ سچے دل سے دعا کریں گے کہ ہماری صرف تجھ سے التجا ہے کہ تو ہماری مدد فرما اگر آپ یہ دعا کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا سے منہ موڑ کر اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ ضرور ان کی مدد کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ یہ صورت حال بہت تکلیف دہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ دشمن جب حملہ کرتا ہے تو بیٹھ رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن بعض صورتوں میں اٹھ کھڑا ہونا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ حضور نے ایک پرندے کی مثال پیش کی کہ جب شکاری بندوق لے کر نکلتا ہے تو وہ بیٹھ رہے تو بچ جاتا ہے مگر جب اڑتا ہے تو شکاری کا نشانہ بن جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے ساتھ وہی کھیل ہو رہا ہے۔ یہ آپ کی غیرت کو جگاتے ہیں کہ اٹھو اور لڑو۔ کس سے لڑو گے؟ بندوق والوں سے؟ لڑو گے تو مارے جاؤ گے اور نہیں اٹھو گے تو غیرت کا سوال ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت اس میں غیرت کا سوال نہیں، عقل کا سوال ہے۔ اس لئے عقل اور حکمت سے منصوبہ بنائیں اور قرآن کریم بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔

☆...... ایک سوال تھا کہ بوسنیا کے بعد کوسووا کی باری ہے اور ہم نے دیکھ لیا ہے کہ بوسنیا میں کیا ہوا۔ کوسووا میں نوے فیصد مسلمانوں کی آبادی ہے کیا ہم عربوں سے مدد کی توقع رکھ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر آپ نے لڑنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو پھر ویت نام کی مثال پکڑیں۔ ان کو پتہ تھا کہ کہیں سے مدد نہیں ملے گی اور وہ کسی سے شکوہ نہیں کرتے تھے۔ ویت نام کی قیادت نے شور نہیں مچایا۔ انہوں نے کوئی احتجاج نہیں کیا دنیا سے۔ وہ کہتے تھے ٹھیک ہے ہم بھی مارے جائیں گے اور دشمن بھی مارا جائے گا۔ اگر آپ چھاپہ مار جنگ لڑیں تو اس سے امکان ہے کہ آپ کو مدد مل سکے کہ آپ کے چھاپہ مار دستے تیار ہو سکیں۔ ویت نام کا تو کوئی خدا نہیں ہے اپنے ملک کی خاطر قربانیاں دی ہیں۔ آپ کا تو خدا ہے۔ آپ ایک خدا کو مانتے ہیں اگر آپ ویت نام کی طرح لڑیں گے تو آپ کو لمبا عرصہ نہیں لڑنا پڑے گا کیونکہ خدا آپ کی مدد کو اتر آئے گا۔ یاد رکھیں کہ ویت نام نے امریکہ جیسی طاقت کو ناکوں چنے چبوا دیئے، اس کا سر مٹی میں ملا دیا۔ امریکہ نے ساری طاقت استعمال کی اس کے باوجود اتنے ذلیل ہو کر نکلے کہ مدتوں تک ان کو یاد رہا اور اپنے ملک میں انہوں نے اس نام کو Ban کر دیا تھا۔ آج تک ان کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اور ویت نام کی ماریں کھانے والے فوجی مختلف نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

ایک البانین نے کچھ باتیں سٹیج پر آکر کہنے کی درخواست کی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا۔ ان کی تقریر کے بعد حضور نے فرمایا مجھے یہ تو نہیں پتہ کہ انہوں نے کیا کہا ہے مگر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ کوئی اچھے فصاحت وبلاغت والے مقرر معلوم ہوتے ہیں۔

ان کی تقریر کا خلاصہ محترم زکریا خان صاحب نے بیان کیا جس میں انہوں نے کہا کہ وہ احمدیوں کے رویہ سے متاثر ہوئے ہیں۔ آپ کی کتب میں مبنی بر حقیقت باتیں ہیں اور امام جماعت احمدیہ نے جو نصائح کی ہیں وہ واقعی صحیح اور درست ہیں اس لئے ہمیں لازماً خدا کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ آخر میں انہوں نے اپنے بیٹے کے لئے دعا کی درخواست کی جس پر حضور نے فرمایا کہ بیماری کی علامات لکھ دیں تو اس کا علاج ہومیوپیتھی میں ممکن ہے۔ مگر سب سے اچھا علاج تو دعا ہے۔ اللہ چاہے تو لاعلاج بیماروں کو بھی شفا بخش سکتا ہے۔ جس پر انہوں نے کہا کہ خدا کے بارے میں میرا بھی یہی ایمان ہے۔

☆......ایک سوال یہ تھا کہ مذہب زیادہ اہمیت رکھتا ہے یا وطن؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا مذہب زیادہ اہم ہے۔ اس لئے کہ مذہب کے اندر وطن کی محبت بھی شامل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حب الوطن من الایمان وطن کی محبت سے دوسری دنیا نہیں مل سکتی۔ مگر مذہب سے دوسری دنیا بھی مل سکتی ہے۔ اسلئے وسیع چیز کو اختیار کریں جس کے اندر دوسری چیزیں شامل ہیں اور مذہب کے اندر وطن کی محبت شامل ہے۔

☆......شریعت اور طریقت ایک ہی چیز ہیں یا الگ الگ؟ اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ایک ہی چیز ہیں۔ شریعت اور طریقت ایک جگہ، ایک شخص میں اکٹھی ہو گئیں اور وہ آنحضرت ﷺ ہیں۔ اس لئے ان کی سنت کو پکڑیں اور اس جھگڑے کو چھوڑیں کہ شریعت الگ ہے اور طریقت الگ ہے۔ صوفیوں نے یہ مسئلے گھڑے ہیں۔ آپ کا صوفیوں پر تو ایمان نہیں۔ اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفی ﷺ کے طریق کو پکڑیں جن میں شریعت اور طریقت دونوں جمع ہیں۔

اس کے بعد دعاؤں کی درخواستیں حضور کے ارشاد پر محترم زکریا خان صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔ حضور نے فرمایا ان کے نام بتادیں تاکہ سب ان کے لئے دعا میں شامل ہو جائیں۔ یہ مجلس جو کہ ساڑھے چھ بجے سے شام سات بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی اس میں ریجن کے مختلف علاقوں سے ۱۵۵ البانین مہمان شامل ہوئے۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے انتظامات میں مقامی جماعت Giessen نے بہت محنت سے کام کیا۔ جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ریجنل امیر مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے فرمایا آپ نے بہت اچھے رنگ میں انتظامات کئے ہیں اور امیر صاحب جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب سے فرمایا کہ اسی طرح مجالس کا انتظام کیا کریں۔ اس کے بعد حضور انور مسجد نور فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

☆......☆......☆

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

☆......☆......☆......☆

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

Tel: 0141-211-8257

۲۷ر اگست ۱۹۹۸ء بروز جمعرات
انفرادی و فیملی ملاقاتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب معمول صبح دس بجے سے دوپہر ایک بجے تک بعض احباب کو ان کی درخواست پر ملاقات کا شرف بخشا۔ چنانچہ اس روز ۴۸ فیملیز کے ۲۱۵ افراد نے یہ سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کے اختتام پر حضور انور نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں اور حسب پروگرام ہمبرگ کے لئے روانگی سے قبل سوا پانچ بجے شام مسجد نور کے اندر مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دینے والے رضاکاروں نے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب باہر مسجد کے احاطہ میں تشریف لائے تو متعدد احباب و خواتین اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مرد احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا، بچوں کو پیار دیا اور خواتین کو بھی السلام علیکم کی دعا دی۔ اور پھر دعا کے ساتھ پانچ بج کر چالیس منٹ پر مع قافلہ ہمبرگ کے لئے عازم سفر ہوئے۔ جہاں متعدد احباب اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔

۲۸ر اگست ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک

آج نماز جمعہ حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں پڑھائی اور اس سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا جس میں امانت کے مضمون کو قرآنی آیات اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے ارشادات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالہ جات کی روشنی میں بیان فرمایا اور اس کے تقاضوں کے پورا کرنے سے متعلق احباب جماعت کو نصیحت فرمائی۔ (اس خطبہ کا خلاصہ قبل ازیں ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع کیا جا چکا ہے)

عرب افراد کے ساتھ
مجلس سوال و جواب

شام ساڑھے سات بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرشید ہمبرگ کے ایک ہال میں تشریف لائے جہاں عرب افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ تلاوت کلام پاک سے آغاز کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جن میں سے چند ایک سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

☆......پہلا سوال یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد کیا ہے اور اس نے کیا کیا کامیابیاں حاصل کی ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مقصد وہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح اسلام کے حق میں دفاعی غرض سے جہاد کرے گا۔ اور یہ مقصد تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب یہ جماعت سچی ہو اور خدا اس کا مددگار ہو۔ چنانچہ خدا ہی اس جماعت کا حامی و ناصر ہے اور ہر میدان میں اس کی مدد کر رہا ہے اور کامیابیوں سے نواز رہا ہے۔

☆......دجّال کی حقیقت سے متعلق ایک سوال کا جواب حضور نے بہت تفصیل سے دیا اور احادیث نبویہ میں مذکور دجال کی علامتوں کی ایک ایک تفصیل وضاحت سے بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ وہ مسیح جو خدا کی طرف سے آئے گا اس کو آنحضور ﷺ نے کشف میں دیکھا کہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور اس کے پیچھے ایک المسیح الدجال ہے جو اس کی کوششوں کی راہ میں رخنہ ڈالنا چاہتا ہے۔ اور ان دونوں کی آپس میں جنگ ہو گی۔ حضور نے فرمایا کہ احادیث پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ تمام مضمون سمجھ آجاتا ہے۔

حضور نے فرمایا حدیث میں مسیح کے کام یہ بتائے گئے ہیں کہ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور وہ حکم و عدل ہو گا۔ اب صلیب اور خنزیر عیسائیوں کے کلچر کی طرف واضح اشارہ کر رہے ہیں۔ اگر مسیح مکمل طور پر عیسائیوں پر غلبہ نہ پائے اور ان کے صلیبی ایمان کو ختم نہ کرے تو ظاہر ہے صلیب کو ظاہری طور پر توڑنا بے معنی بن جاتا ہے۔ اسی طرح قتل خنزیر کا مضمون ہے۔

حضور نے دجال کی علامات سے متعلق مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی کہ دجال ایک گدھے کی مدد سے تمام دنیا پر حکومت کرے گا۔ جو عام گدھے سے بہت بڑھ کر ہو گا۔ احادیث میں مذکور اس کی تفصیلی علامات حضور نے بیان فرمائیں۔ مثلاً وہ آگ کی مدد سے چلے گا، مہینوں کا سفر دنوں میں طے کرے گا، چلنے سے قبل اعلان کرے گا کہ میں چلنے کے لئے تیار ہوں جو سوار ہونا چاہے سوار ہو جائے۔

دوسری جگہ فرمایا کہ دجال کا وہ گدھا پرواز بھی کرے گا اور لمبے لمبے سفروں پر بادلوں سے اوپر اڑے گا۔ اس کا ایک قدم مشرق میں ہو گا تو دوسرا مغرب میں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تمام علامات آج کی جدید سواریوں پر چسپاں ہو رہی ہیں جو آگ کی مدد سے چلتی ہیں اور یہ نئی سواریاں عیسائی اقوام نے بنائی ہیں جو حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس مضمون کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال کا وہی گدھا سمندر میں بھی سفر کرے گا تو اس کی شکل پہاڑ جیسی ہو گی اور دجال اس پر ٹنوں کے حساب سے غلہ جو پہاڑوں کی مانند ہونگے ان اقوام کی طرف بطور امداد بھجوائے گا جو اس کی طاقت اور قوت کو تسلیم کر لیں گے اور وہ غریب ممالک جو اس کی بادشاہی کو تسلیم نہیں کریں گے دجال کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔ بے شک وہ لوگ بھوکے مر جائیں۔ حضور نے فرمایا ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ عیسائی اقوام نے یہ ایجادات کی ہیں جن کی مدد سے وہ دنیا پر طاقت حاصل کئے ہوئے ہیں۔

☆......ایک سوال کے جواب میں جس میں غیر مسلموں میں سے بعض کو اجر دینے کے متعلق پوچھا گیا تھا حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اس سے ملتا جلتا مضمون بعض آیات میں آیا ہے کہ جو آنحضرت ﷺ پر ایمان لاتا ہے اور یہودی اور عیسائی اور صابی اگر وہ خدا پر سچا ایمان رکھتے ہیں اپنی کتابوں کے مضمون پر عمل کرتے ہیں، آخرت پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے بھی خدا نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو خدا بدلہ دے گا۔ یہ مضمون سب غیر مسلموں پر چسپاں نہیں ہو سکتا خصوصاً وہ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کا پیغام سنا اور انکار کر دیا۔ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جن تک آنحضرت کا پیغام نہیں پہنچا اور وہ اپنی کتاب پر عمل کرتے رہے آخرت پر ایمان لاتے رہے وہ اجر دئے جائیں گے۔

☆......جماعت احمدیہ کا نام احمدیہ جماعت کیوں رکھا گیا؟۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے دو نام محمدؐ (جلالی نام) اور احمدؐ (جمالی نام) کی وضاحت فرمائی کہ اس دور میں آنحضرت ﷺ کے جمالی نام کے ظہور کا وقت ہے جس کا ذکر لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ میں ہے اور قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ کا نام احمدیہ مسلم جماعت تجویز ہوا۔

☆......ایک شخص نے دریافت کیا کہ اس کا باپ بیمار تھا روزہ نہ رکھ سکتا تھا اب فوت ہو گیا اس کی طرف سے وہ فدیہ دے سکتا ہے؟۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ممکن ہے۔ ضروری ہے کہ باپ کی طرف سے غریبوں کو فدیہ دے دو کیونکہ اس کی نیت نیک تھی اس طرح باپ کی خدمت کر سکتے ہو۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ احمدیہ مسلم جماعت اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو خدا نے بنایا ہے اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بنایا ہے۔ خدا نے مسیح کو بھیجا جو حکم عدل کی کرسی پر بیٹھا تھا۔ جب وہ قرآن کی وضاحت کرتا ہے تو خدا سے رہنمائی لیتا ہے۔

☆......ایک شخص نے پوچھا کہ جو ایک دفعہ چار طلاقیں دے دے کیا طلاق ہو جاتی ہے۔ نیز طلاق کا اسلامی طریق کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ نے طلاق کے مسئلہ کی بابت تفصیلی جواب عنایت فرمایا۔

☆......ایک سوال مہدیؑ کی آمد کے نشانات میں سے کسوف و خسوف کی وضاحت کے بارے میں تھا۔ حضور نے تفصیل کے ساتھ اس سوال کا جواب ارشاد فرمایا کہ مہدی کی پہچان کی کئی علامتیں ہیں ان میں سے بعض اتفاقی طور پر بھی پوری ہو سکتی ہیں لیکن وہ علامت جو خاص ہے جو کسی اور کے حق میں پوری نہ ہوئی وہ یہ کسوف و خسوف کی علامت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "ہمارے مہدی کے لئے " یہ نشان ہیں گویا بعض اور مہدی بھی ہونگے لیکن وہ مہدی جو ہمارا ہو گا اس کے لئے نشان ظاہر ہو گا کہ رمضان کے مہینہ میں چاند کو اور سورج کو معین تاریخوں پر گرہن لگے گا۔ اس موقع پر حضور نے ہلال اور قمر کے فرق کو بھی واضح فرمایا کہ ہلال صرف ابتدائی دنوں کے چاند کو کہتے

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

دنیائے مذاہب

بدھ مت کے بارے میں

چند سوالات کے جوابات

(سید میر محمود احمد ناصر)

(چوتھی قسط)

سوال نمبر ۴: گوشت خوری کے بارہ میں بدھ مت کی کیا تعلیم ہے؟

جواب: عام طور پر غیر بدھ لوگوں میں یہ تاثر ہے کہ بدھ مت میں گوشت خوری منع ہے۔ اور بدھ مت کے متبعین اپنے مذہب کے اس حکم کو پیش کرتے ہیں:

abstain from taking life

مگر بدھ علماء نے تسلیم کیا ہے کہ گوتم بدھ گوشت کھاتے تھے۔ چنانچہ ایک بدھ راہب اپنی کتاب The path of Deliverance میں لکھتے ہیں:

"........Moreover,that even Buddah himself has sometimes eaten meat, is proved by many passages in the canon. It is further reported in the Vinaya that the Buddha has categorically rejected Devadatta's proposal to forbid meat eating to the monks. And, that,normally,monks were allowed to eat meat ,may be already inferred from the Vinaya-rule which forbids ten kinds with regards ten kinds of meat -but merely for external reasons-such as that of a tiger,a snake an elephant etc.

(Path of deliverance p.55)

دھرمانند کوسمبی لکھتے ہیں:

"انگتر نکائے" کے پنجک پات سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ بھگوان بدھ گوشت کھاتے تھے"۔

(کتاب بھگوان بدھ، (بزبان گجراتی) مصنف دھرمانند کوسمبی ۔ اردو ترجمہ از پرکاش پنڈت صفحہ ۲۶۲)۔

لندن بدھسٹ سوسائٹی کے بانی کرسمس ہمفری اپنی کتاب بدھ ازم میں لکھتے ہیں:

"With regards to the killing of animals for food,it is obvious that purer the food we eat the more fit our bodies become for the functioning of our inner faculties,but once more common sense must be employed. A Buddhist's first requirement is a healthy body in which to work.He must therefore eat such food as long experience has shown to be,not the most plasing to his palate,but most suited to his health.To make oneself ill by insufficient nutriment is a form of variety.Diet is not a matter of religion,but of climate,occupation and individual temperament.. Indeed,Narasu quotes the Buddha as saying: My disciples have permission to eat whatever food is customary to eat in any place or country provided it is done without indulgence of the appetite or evil desire."

(Buddhism by Christmas Humpreys p.112, made & printed in Gt.Britain by Cox & Wyman Ltd. London ,Reading & Fakenham.)

سوال نمبر ۵: کیا بدھ مت کی تعلیم مرد اور عورت میں کوئی امتیاز رکھتی ہے؟

جواب: بدھ مت کے منادی مغرب میں اس امتیاز پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت بدھؑ کی تعلیم میں مرد اور عورت میں روا رکھا گیا ہے۔ لندن کی بدھسٹ سوسائٹی کے بانی کرسمس ہمفری نے اپنی کتاب بدھ ازم میں اس حقیقت کو نرم کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے، گو وہ اس حقیقت کی پردہ پوشی نہیں کر سکے۔ لکھتے ہیں:

"It was not only men that came to him. Women claimed to admitted to a female branch of the Order, and the story tells how Mahaprajapati, the Buddha's step-mother, on the death of his father cut off her hair and, shaving her head, appeared before him in the yellow robes of the Order. Again and again the Buddha refused, and it was through the insistence of Ananda that they finally gained admission. Even then the female order of Bhikhuris was founded only under strict and humiliating rules, and the Buddha is reported to have said that their admission would materially shorten the life of the Buddhist religion. Whether he trully made such a prophecy we do not know, but his attitude towards women is clearly shown in a delicious example of his sense of humour. Ananda as the Buddha lay on his death-bed asked: How are we to conduct ourselves lord, with regard to women?"

"Do not see, Ananda!"

"But if we should see them, what are we to do?"

"Abstain from speech"

"But if they speak to us, lord, what are we to do?"

"Keep wide awake, Ananda"

(Buddhism by Christmas Humpreys p.38,39)

پھر لکھتے ہیں:

"As already described, the Buddha himself permitted the founding of the Order of Bhikkhunis, or nuns, and for hundreds of years they lived and worked in their nunneries in the same way as the men, but always subservient to them in rank and observance. By the time of Ashoka, however the female Order had declined, and today, though there are still a large number of Sila-Upasika, laywomen disciples, in Theraveda countries, there are no women members of the Order.*(Buddhism p.138)*

☆......☆......☆

اعلان نکاح وشادی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ر جولائی کو بعد نماز عصر عزیزم ندیم کرامت صاحب ابن مکرم چوہدری حمید کرامت صاحب آف کراچی کا نکاح عزیزہ خولہ منیر بنت منیر احمد خورشید صاحب کے ہمراہ بعوض دس ہزار ڈالر حق مہر پڑھا۔

۵ر ستمبر کو شادی ایک مقامی ہال میں اور ۷ر ستمبر کو ولیمہ محمود ہال لندن میں منعقد ہوا۔ ولیمہ میں ازراہ شفقت حضور انور نے بھی شرکت فرمائی اور دعا کروائی۔

عزیزم ندیم کرامت چوہدری کرامت اللہ صاحب آف کراچی کے پوتے اور بابو اکبر علی صاحبؓ سٹار ہوزری قادیان کے پڑپوتے ہیں۔

آپ کو ایم ٹی اے لندن میں رضاکارانہ خدمت کی توفیق حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ ☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

بقیہ: آئینی ترمیم یا شریعت بل از صفحہ ۴

مطابق شریعت بل ڈرافٹ کرنے والوں میں صدر رفیق تارڑ، مولانا عبدالستار نیازی، ڈاکٹر اسرار احمد، پروفیسر ساجد میر، راجہ ظفر الحق، ایڈووکیٹ ریاض گیلانی اور وزیر اعظم کے اباجی شامل ہیں۔ یہ لوگ ایک جیسے مذہبی رجحانات رکھتے ہیں۔

اگرچہ بل کی ایک دفعہ یہ اختیار دیتی ہے کہ ہر فرقہ شریعت کی اپنی تشریح کرنے کا مجاز ہے تاہم تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس سے فرقہ واریت میں نمایاں اضافہ ہوگا اور معاشرہ کی تقسیم در تقسیم ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت نے ضیاء کے دور کے نامکمل مشن کی تکمیل میں آنجہانی ڈکٹیٹر کے تجربہ سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ ضیاء کے اسلامائزیشن پروگرام نے کثیر التعداد سنی فرقہ اور اقلیتی شیعہ فرقہ کے درمیان خلیج کو وسیع کیا جس کی وجہ سے ایسا خون خرابہ شروع ہوا جو آج تک چل رہا ہے۔ اب جبکہ نواز شریف نے اپنے سیاسی گرو جنرل ضیاء الحق کے نامکمل کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا ہے فضا میں پہلے سے کہیں زیادہ مذہبی تناؤ کا امکان ہے۔ چنانچہ ابتداء ہو چکی ہے۔ فتویٰ بازی کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ مثلاً یہ کہا جا رہا ہے کہ جو بھی شریعت بل کی مخالفت کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج متصور ہوگا۔ مختلف مذہبی گروپوں کی طرف سے عورتوں کے لئے پردہ کی سختی سے پابندی کے مطالبات شروع ہو چکے ہیں اور ایک مذہبی تنظیم نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ۱۵ ویں ترمیم کی مخالفت کرنے والوں کا حقہ پانی بند کرنا چاہئے۔ بعض مبصرین خیال کرتے ہیں کہ حکومت کے حالیہ اقدام افغانستان میں طالبان کی کامیابی کی وجہ سے ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستانیوں کا ایک طبقہ طالبان کے سخت اقدامات کی حمایت کرتا ہے خاص طور پر مذہبی تنظیمیں اور اس بل کو ڈرافٹ کرنے والے وزیر اعظم کے مشیر۔ مجوزہ آئینی ترمیمی بل میں جو چار اسلامی نظریات شامل کئے گئے ہیں وہ وہی ہیں جن کو مد نظر رکھ کر طالبان افغانستان میں حکومت چلا رہے ہیں۔

(انگریزی سے اردو ترجمہ۔ روزنامہ جنگ لندن ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

☆......☆......☆

Watch Huzur everyday on Intelsat

SUPER OFFER

Zee-TV Cards & Dec

>DM589.00<

MTV AHMADIYYA

This offer is for short time

Digital & Analog Dec.

Rec LCN & Dish are available

just call ——— Saeed.A.Khan

Authorised ZEE TV (Agent)

Tel: 00-49 -8257 1694

Apna TV

Fax: 00-49 -8257 928828

Helpline: 0049 171 343 5840

SKY

e-mail:S.Khan@t-online.de

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ . U.K.

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا عشق قرآن

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں :

"مجھے قرآن کے برابر پیاری کوئی کتاب نہیں ملی اس سے بڑھ کر کوئی کتاب پسند نہیں ، قرآن (ہی) کافی کتاب ہے"۔

نیز فرمایا "میں نے خود بلاواسطہ حضرت علیؓ سے قرآن کے بعض معارف سیکھے ہیں"۔

حضورؓ فرماتے ہیں "میں نے دعا کی کہ وہ مجھے ایسی دعا سکھادے جو ایک جامع دعا ہو۔پس یہ دعا میرے دل میں ڈالی گئی کہ مضطر ہو کر جو کچھ بھی مانگوں وہ مجھے دیدے۔اب اس دعا کے ذریعے سے خدا تعالیٰ نے مجھے قرآن کی محبت دی"۔ آپؓ اپنی قادیان ہجرت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "صرف قرآن شریف سمجھنے کے لئے اللہ واحد کی تڑپ مجھے یہاں لائی"۔

حضورؓ اپنے زمانہ طالبعلمی میں بھوپال میں منشی جمال الدین صاحب کے درس میں گئے اور ایک ہی سوال کے نتیجہ میں منشی صاحب پر آپؓ کا فہم قرآن اس قدر ظاہر ہوا کہ انہوں نے آپ کو درس دینے کے لئے بٹھادیا اور خود شاگردوں میں بیٹھ گئے۔

جب حضورؓ نے حضرت مصلح موعودؓ کو بچپن میں قرآن شریف اور اس کی تفسیر کے طور پر بخاری شریف پڑھائی تو فرمایا "لو میاں سب دنیا کے علوم آگئے اس کے سوا جو کچھ ہے یا زائد یا ان کی تشریح ہے"۔ حضورؓ ایک موقع پر فرماتے ہیں "میرے پاس کوئی ایسا چاقو نہیں جس سے میں اپنا دل چیر کر تمہیں دکھلا سکوں کہ مجھے قرآن سے کس قدر محبت اور پیار ہے"۔ حضورؓ کے عشق قرآن پر ایک مضمون مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصار اللہ" مئی ۹۸ء کی زینت ہے۔

جب حضورؓ مہاراجہ جموں کے شاہی طبیب تھے تو آپؓ نے بعض خدمتگاروں کو جو سب ہندو تھے قرآن سنانا شروع کیا۔دو روز بعد خزانہ کا افسر رتی رام کہنے لگا دیکھو ان کو قرآن شریف سنانے سے روکو ورنہ میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

جموں میں ہی آپؓ کو زخم آگیا اور ایک مہینہ کا سفر درپیش ہونے کی وجہ سے پالکی کا انتظام کیا گیا۔آپؓ نے خدا تعالیٰ کے شکریہ کے طور پر اس سفر کے دوران قرآن شریف کی تلاوت شروع کی اور چودہ پارے حفظ کرلئے۔بعد میں بقیہ پارے یاد کر کے پورا قرآن کریم نہایت مختصر وقت میں حفظ کرلیا۔آپؓ نے یہ دعویٰ بھی فرمایا "مجھ سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہیں دشمن کے مقابل پر اس کے معنے سمجھاؤں گا"۔

چنانچہ جب دھرم پال نے اپنی کتاب میں قرآن شریف پر اعتراضات کئے تو حضورؓ کو دو سجدوں کے درمیان توجہ کرنے پر حروف مقطعات کا وسیع علم دیا گیا۔قادیان ہجرت فرمانے کے بعد آپؓ کا روزانہ کا معمول تھا کہ صبح سویرے بیماروں کو دیکھتے پھر طلبہ کو درس حدیث و طبی کتب دیتے، مثنوی شریف اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا درس بھی گاہے دیتے۔بعد نماز عصر روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے اور عموماً صبح کے وقت عورتوں میں بھی درس قرآن شریف دیا کرتے۔اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ بھی کبھی کبھی آپؓ کے درس میں شامل ہوا کرتے تھے۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحبؓ کا بیان ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے بار بار شاید پچاس مرتبہ مجھے فرمایا کہ مولوی نورالدین صاحب کی تفسیر قرآن آسمانی تفسیر ہے۔ان سے قرآن پڑھا کرو اور اگر تم نے دو تین سپارے بھی سنے یا پڑھے تو تم کو قرآن شریف سمجھنے کا مادہ اور تفسیر کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ بھی اپنی ایک رؤیا بیان فرماتے ہیں کہ ایک سلسلہ مکانات کے اندر جب میں ستر مکانات عبور کر کے آخر ایک مکان میں پہنچا جو بقعہ نور بنا ہوا تھا تو دیکھا کہ ایک بڑی میز پر بہت سے انبیاء کے صحیفے پڑے ہیں جو لوگوں نے محرف و مبدل کردئے ہیں۔اس میز کے ساتھ ایک عظیم الشان کرسی پر سیدنا حضرت نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ تشریف فرما ہیں اور صحیفوں کو سامنے رکھ کر قرآن کریم کے ذریعے سے ان اغلاط کو درست کر رہے ہیں جو بوجہ تحریف ان میں داخل ہو گئی ہیں۔

-......☆......☆......☆......-

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

روزنامہ "الفضل" ۲؍مئی ۹۸ء میں مکرم لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد صاحب اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ وہ ۷۱ء کی جنگ ہندوپاک کے دوران چھمب جوڑیاں کے محاذ پر زخمی حالت میں قیدی بنالئے گئے اور دو ماہ دہلی کے ملٹری ہسپتال میں ایک بنگالی ہندو ڈاکٹر میجر اے گپتا کے زیر علاج تھے جو کلکتہ کے نواحی گاؤں انڈاکا رہنے والا تھا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح ڈاکٹر گپتا پریشانی اور تھکاوٹ کے عالم میں آیا اور میرے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ اُس کی بیٹی کو ایک لمبے عرصہ سے کالی کھانسی کی تکلیف ہے اور اگرچہ وہ خود بھی چائلڈ سپیشلسٹ ہے لیکن کسی قسم کا علاج کارگر نہیں ہوسکا۔ سارا دن زخمیوں کا علاج کرنے کے بعد جب رات کو وہ گھر جاتا ہے تو ساری رات بچی کو سنبھالنا پڑتا ہے۔اس پر میں نے اُسے فلسفہ دعا کے بارے میں بتایا، حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف کروایا اور پوچھا کہ اگر وہ خواہش کرے تو میں اس کی بیمار بچی کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کروں ؟۔اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے دعا شروع کردی۔ پہلے اونچی آواز میں سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ اس مشرک کو مَیں دین کی دہلیز تک تو لے آیا ہوں، آگے تیری مرضی ہے کہ اس کو اس طرف آنے کی توفیق عطا فرمادے ...... دعا کے دوران مجھ پر رقت طاری ہوگئی۔ ڈاکٹر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بڑے احترام اور غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ میں نے آمین کہا تو پوچھنے لگا کہ کیا اب بچی ٹھیک ہو جائے گی ؟۔میں نے کہا دعا کرنا ہمارا کام ہے اور قبول کرنا اس ذات باری کا۔

اگلے روز صبح سویرے دھڑام سے میرے کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر نے بڑے جذباتی انداز میں بتایا کہ کرنل تمہاری دعا منظور ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ گزشتہ روز اُس کے گھر جانے پر اُس کی بیوی نے بتایا کہ صبح دس بجے سے بچی کو اچانک آرام آگیا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر نے اُسے بھی دعا کی کہانی سنائی۔...... اور چند روز بعد ایک دوپہر ڈاکٹر گپتا میرے پاس آکر کہنے لگا "میں رخصت پر جارہا ہوں، ڈیوٹی پر موجود افراد کے علاوہ کوئی وارڈ میں آ نہیں سکتا۔ میری بیوی اور بچی باہر کھڑی ہیں۔ میں آپکی وہیل چیئر کو گھما پھرا کر ایسی پوزیشن میں لانا چاہتا ہوں کہ وہ آپکی ایک جھلک دیکھ سکیں۔

-......☆......☆......☆......-

حضرت صوبیدار غلام حسین صاحبؓ

حضرت صوبیدار غلام حسین صاحبؓ ولد شرف دین صاحب کو بوچھال کلاں (ضلع چکوال) کا پہلا احمدی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپؓ نے فوج کی ملازمت کے دوران جہلم چھاؤنی میں تقریباً ۱۸۹۹ء میں بیعت کی۔اردو، فارسی اور انگریزی میں مہارت رکھتے تھے، عالم باعمل اور صاحب کشوف تھے۔ جنگ عظیم اول کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو سلامتی کی بشارت دی تھی۔ اپنے کام میں مہارت اور اعلیٰ اخلاقی اصولوں کی وجہ سے آپؓ کا خوب رعب تھا۔ جنگ کے دوران جب ہر قسم کے اخبارات فوج میں جانا بند ہوگئے تو بھی اخبار "الفضل" آپؓ کو ملتا رہا۔ آپؓ حاضر جواب مناظر تھے اور مدمقابل خواہ کسی بھی مذہب کا ہو آپؓ کے دلائل کے سامنے خاموش ہو جاتا۔ "ریویو آف ریلجنز" میں گاہے گاہے آپؓ کے مضامین شائع ہوتے رہتے تھے۔ آپؓ ہر مالی تحریک پر لبیک کہتے تھے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب پرنس آف ویلز جارج پنجم نے دہلی میں دربار لگایا تو حضرت مصلح موعودؓ نے کتاب "تحفہ شہزادہ ویلز" تصنیف فرمائی اور نہایت اعلیٰ کاغذ پر چھپوا کر ایک وفد کے ذریعہ دہلی بھجوائی۔اس وفد میں حضرت صوبیدار صاحبؓ کو شامل ہونے کا فخر حاصل تھا۔

حضرت صوبیدار صاحبؓ کی دعوت پر کئی لوگ احمدیت کی آغوش میں آئے۔ آپؓ کی راست گوئی کی تعریف آپؓ کے افسران نے بھی کی۔ عمر کے آخری حصہ میں آپؓ ساہیوال میں کچھ زمین حاصل کر کے وہاں رہنے لگے اور وہیں وفات پاکر مدفون ہوئے۔ آپؓ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ قادیان میں آپکے نام کا کتبہ نصب ہے اور ۷؍مارچ ۳۰ء کے اخبار الفضل میں آپؓ کی وفات کا اعلان بھی شائع ہوا۔ آپؓ کا مختصر ذکر خیر مکرم ریاض احمد ملک صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۵؍مئی ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے۔

-......☆......☆......☆......-

شارک

سمندر کی دنیا کا سب سے خطرناک جانور شارک مچھلی ہے جو ایک میل دور سے بھی خون کی بو محسوس کرلیتی ہے۔ یہ انسان کو زندہ بھی نگل سکتی ہے۔اس کا وجود تقریباً ہر آبی ماحول میں ملتا ہے حتیٰ کہ بعض جھیلوں اور دریاؤں میں بھی ، سمندر کے اندر بارہ ہزار فُٹ گہرے سرد اور تاریک پانی میں بھی اور سمندر کی سطح کے قریب گرم پانی میں بھی۔ یہ جب کوئی زندہ چیز شکار کرتی ہے تو اس کے جسم کے گوشت کو چیر پھاڑ کر کھا جاتی ہے۔جب کوئی شارک کسی دوسری شارک کو کاٹ لیتی ہے تو پھر اس زخمی شارک کے بچنے کا کوئی امکان نہیں رہتا اور سب شارکیں مل کر اس کی تکہ بوٹی کردیتی ہیں۔اس طرح یہ مچھلی اس لحاظ سے بھی بڑی ظالم ہے کہ اپنی ہی جنس کی مچھلی کو ختم کردیتی ہے۔

شارک کی بعض اقسام انڈے دیتی ہیں اور بعض بچے۔ یہ بچے ایسی جگہ دیتی ہے جہاں پانی گرم اور کم گہرا ہوتا ہے اور دوسری شارک مچھلیوں کی آمدورفت نہیں ہوتی۔ بچے دیتے وقت شارک کچھ نہیں کھاتی اور خیال ہے کہ یہی بات اسے اپنے ہی بچے کھانے سے روکتی ہے۔ بچے دینے کے بعد یہ شکار کی تلاش میں نکل جاتی ہے اور اس کے بچے وہیں رہ جاتے ہیں۔

شارک کی جلد پر چھوٹے چھوٹے دانت کی طرح دانے ہوتے ہیں جو کہ بہت تیز ہوتے ہیں اور اگر کوئی شخص اس سے چھو بھی جائے تو اس کی جلد کٹ جاتی ہے۔شارک کے مونہہ کے دانت چھوٹے چھوٹے، مضبوط اور بہت ہی زیادہ ہوتے ہیں اور ہڈی کو بھی آسانی سے کاٹ ڈالتے ہیں۔شارک ساری زندگی دانتوں سے محروم نہیں ہوتی۔اس کے جبڑے میں دانتوں کی پہلی قطار کے پیچھے بے شمار دانت قطار در قطار موجود ہوتے ہیں۔اگر اگلے دانت گر بھی جائیں تو پچھلی قطار کے دانت فوراً ان کی جگہ سنبھال لیتے ہیں۔ شارک کے بارے میں مکرمہ مبارکہ شمس صاحبہ کا ایک مختصر مضمون ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" مئی ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے۔

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

/0/98 - /0/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 23rd October 1998, 1st Rajab

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.40 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class No. 29 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 351, (R)
02.20 Quiz Programme: History of Ahmadiyyat, Part 63. (R)
02.55 Urdu Class: Lesson No. 318 (R)
04.00 Learning Arabic: Lesson No. 15 (R)
04.20 MTA Variety: Shaajray Phull (R) Hosted by Mohammad Azam Akseer Sb.
04.50 Homeopathic Lesson: Lesson No.172 (R)
06.05 Tilawat, News
06.30 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class No. 29. (R)
06.55 Pushto Items: 'Ahmadiyyat Ka Paigham'
08.00 Tabarrukant: Speech by Hadhrat Maulana Abul Ata Sb. J/S Rabwah 1962 (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.351 (R)
09.50 Urdu Class: Lesson No. 318 (R)
11.00 Computer for Everyone: Part 81
11.35 Bengali Service: Speech by Janab National Ameer Sahib at Narayanganj Mosque.
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45 Adverts, Namz, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon - LIVE 23.10.98
14.05 Interview: with Abdul Mannan Naheed Sb
14.55 Rencontre Avec Les Francophones(New): With Huzoor, Rec: 19/10/98.
16.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 352 Rec: 04/12/97
17.00 Friday Sermon Rec: 23.10.98 (R)
18.05 Tilawat Seerat un Nabi
18.20 Urdu Class(New): Rec. 21/10/98
19.30 German Service: 'Wilkommen', More.....
20.30 Children's Class: No. 118, Part 1.
21.00 Medical Matters: Instruction and advice on pregnancy.
21.40 Friday Sermon (R) Rec: 23.10.98
22.55 Rencontre Avec Les Francaphones: With Huzoor, Rec: 19/10/98 (R)

Saturday 24th October 1998, 2nd Rajab

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35 Children's Class: No.118, Part 1 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.352 With Imam Sahib (R)
02.10 Friday Sermon (R) Rec: 23.10.98
03.15 Urdu Class: Rec. 21/10/98 (R)
04.20 Computer For Everyone: Part 81 (R)
04.55 Rencontre Avec Les Francaphones(New) With Huzoor, Rec: 19/10/98 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Class: No.118, Part 1 (R)
07.20 Saraiky Programme: Mulaqat with Huzoor Rec: 10/11//95 With Saraiky translation.
08.20 Dars Malfoozat: Read by Jamal-u-Din Shams Sahib.
08.35 Medical Matters: Instruction and advice on pregnancy. (R)
09.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.352 (R)
10.10 Urdu Class: Rec. 21/10/98 (R)
11.15 MTA Variety: Speech by Maulana Sultan Mehmood Anwar Sahib.
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No. 13
13.15 Indonesian Hour: Children's Class Rec: 25/08/96
14.20 Bengali Programme: Islamic Norms and ettiquette at home, Dhesi Catfish, More...
15.20 Children's Class(New): Rec. 24/10/98
16.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.353 (R)
17.25 Al-Tafsir ul Kabir: Programme No.15
18.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith
18.20 Urdu Class(New): Rec. 23/10/98
19.25 German Service:Variety, Darmstadt Ijtema
20.25 Children's Corner: Qur'an Quiz, No. 27
20.50 Q/A Session with Huzoor: Rec. 18/10/98
22.20 Children's Class: Rec. 24/10/98 (R)
23.25 Learning Danish: Lesson No.13 (R)

Sunday 25th October 1998, 3rd Rajab

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.50 Children's Corner: Qur'an Quiz, No.27 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.353 (R)
02.15 MTA Variety: Speech, Dr Iftikhar Ahmad Ayaz Sahib, J/S UK 1996
03.00 Urdu Class: Rec. 23/10/98 (R)
04.05 Learning Danish: Lesson No. 13 (R)
04.40 Documentary: Lajna Exhibition.
04.50 Children's Class(New): Rec. 24/10/98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.55 Children's Corner: Qur'an Quiz, No.27 (R)
07.20 Friday Sermon: Rec.23/10/98 (R)
08.25 Q/A Session: Rec. 18/10/98 With Hazur (R)
09.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.353 (R)
10.55 Urdu Class (New): Rec. 23/10/98 (R)
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Chinese: Lesson No. 101
13.05 Indonesian Hour: Tilawat, Sinar Islam,....
14.00 Bengali Service: A glimpse from Seerat un Nabi (saw) & visit to Bibi Chinese Mosque.
15.10 Mulaqat: with English speaking friends Rec: 13/11/94
16.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 354 Rec: 10/12/97
17.05 Albanian Programme: Q/A with Huzoor from Gotting, Germany. Rec: 18/09/95
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.35 Urdu Class(New): Rec. 24/10/98
19.40 German Service: Buch o Gottes, Physik.
20.40 Children's Corner: Workshop No.8
21.15 Darsul Qur'an: No.11 Rec: 12.01.98
22.25 MTA Variety: Speech by Hafiz Muzzafar Ahmed Sahib, From Pakistan.
23.25 Learning Chinese: Lesson No. 101 (R)

Monday 26th October 1998, 4th Rajab

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35 Children's Corner: Workshop No.8 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 354 (R)
02.00 MTA U.S.A: Q/A with Huzoor in the USA Rec: 23/10/94
03.10 Urdu Class: Rec. 24/10/98 With Hazur (R)
04.20 Learning Chinese: Lesson No.101 (R)
04.50 Mulaqat: with English Speaking friends (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Workshop No.8 (R)
07.10 Dars ul Quran: No. 11, Rec:12.01.98 (R)
08.20 MTA Variety: Speech by Malik Jameel ul Rehman Rafiq Sahib.
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 354 (R)
10.55 Urdu Class(New): Rec. 24/10/98 (R)
11.00 MTA Sports: Football from Rabwah
11.25 MTA Variety: Speech by Mazhar Ahmad Iqbal, Ijtema Khuddamul Ahmadiya 1995,
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.79
13.10 Indonesian Hour
14.10 Bengali Service: A glimpse from Seerat un Nabi, Nawabs of Bogra, & More.....
15.10 Homeopathy Class: Class No. 173 Rec: 08/08/98 With Hazur
16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 355 Rec: 11.12.97 With Hazur.
17.20 Turkish Programme: Women in Islam
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith.
18.30 Urdu Class: With Hazur
19.40 German Service: Yaome Masih-e-Maud,.....
20.40 Children's Corner: Class No. 116, Pt 1
21.10 Rohani Khazaine: Quiz Programme
22.05 Homeopathic Class No. 173, With Hazur Rec: 08.08.98(R)
23.05 Learning Norwegian: Lesson No. 79 (R)
23.40 Documentary about Maqbrah Noorjahan

Tuesday 27th October 1998, 5th Rajab

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Class No. 116, Part 1
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 355
02.15 MTA Sports: Football from Rabwah
02.40 MTA Variety: Speech, Hadhrat Talha (RA)
03.10 Urdu Class: With Hazur (R)
04.15 Learning Norwegian: Lesson No. 79 (R)
04.55 Homeopathic Class: Lesson No. 173 (R)
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner: Class No. 116, Pt 1 (R)
07.15 Pushto Programme: F/S, Rec: 25/04/97
08.10 Rohani Khazaine: Quiz Programme (R)
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 355 (R)
10.00 Urdu Class With Hazur (R)
11.00 Medical Programme: 'Our Diet'
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French: Lesson No. 11
13.05 Indonesian Hour: F/S, Rec. 27/03/98
14.10 Bengali Service: Blessings of namaz, Terrorism, and More....
15.10 Tarjumatul Quran Class (New): Rec: 27/10/98 With Hazur
16.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 356
17.15 Norwegian Item: Contemporary Issues By Noor Ahmad Sahib Part 7
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith.
18.25 Urdu Class: With Hazur (R)
19.30 German Service: Mathmatik, Lies Mal.
20.30 Children's Corner: Yassarnal Quran No.30
21.00 MTA Variety: Various Waqfeen-e-Nau,Pt.2
21.30 Hamari Kaenat: Programme No. 146
21.50 Tarjumatul Quran Class: With Hazur (R)
22.55 Learning French: Lesson No. 11
23.30 MTA Variety: Lajna discussion

Wednesday 28th October 1998, 6th Rajab

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner: Yassarnul Quran (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 356 (R)
02.15 Medical Items: 'Our Diet'.
02.40 Children's Corner: Waqfeen e Nau, (R)
03.05 Urdu Class: (R) With Hazur
04.10 Learning French: Lesson No. 11 (R)
04.50 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Yassarnul Quran No.30
07.15 Swahili Programme: Muzakrah
08.00 Hamari Kaenat: Programme No. 146 (R)
08.25 MTA Variety: Interview, International Biographical Centre - Cambridge
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 356 (R)
10.05 Urdu Class: With Hazur (R)
11.10 MTA Variety: Durre-e-Sameen, Part 4
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning German: Lesson No. 11
13.10 Indonesian Hour
14.10 Bengali Service: F/S Rec: 01/05/98
15.10 Tarjumatul Quran Class (New) Rec: 28.10.98, With Hazur
16.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 357
17.15 French Programme: Children's Item No.17
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class: With Hazur
19.35 German Service: Yaome Masih Mau (AS) Get ready to play, & More....
20.35 Children's Corner: Class No. 116, Part 2
21.05 MTA Lifestlye: 'Embroidery'
21.20 Documentary: Dr. Abdus Salam Sahib Pt2
22.00 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
23.05 Learning German: Lesson No. 11 (R)
23.40 MTA Variety: from Faislabad

Thursday 29th October 1998, 7th Rajab

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner: Class No. 116, Pt 2 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 357, (R)
02.40 MTA Variety: Duree-e-Sameen, Pt 4 (R)
03.10 Urdu Class: (R) With Hazur
04.15 Learning German: Lesson No. 11 (R)
04.50 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner: Class No. 116, Pt 2(R)
07.15 Sindhi Programme: F/S by Huzoor Rec: 27/09/96 with Sindhi Translation
08.15 MTA Lifestyle: "Embroidery"
08.30 MTA Variety: Dr. Abdus Salam Sahib (R)
09.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 357 (R)
10.10 Urdu Class: (R) With Hazur
11.15 History of Ahmadiyyat: Part 64
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Arabic: Lesson No. 16
12.50 Indonesian Hour: Hadiths, Quiz Basyarat
13.55 Bengali Service: Q/A with Huzoor Rec: 05/04/98
15.00 Homeopathy Class: Rec: 14.08.96 No. 174
16.00 Liqa Ma'al Arab
17.10 A Bosnian get together, Pt 2 Rec: 07.12.97
18.00 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class With Hazur
19.30 German Service: Bait Bazi and more...
20.50 Children's Corner: Yassarnul Quran No.31
21.10 From the Archives: J/S Rabwah 1964, Speech: Hadhrat Maulana Abdul Ata Sb
22.05 Homeopathy Class With Hazur, (R)
23.10 Learning Arabic: No. 16
23.30 MTA Variety: Shaajray Phull

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

Vol. 5 Friday, October 23, 1998 No: 43

بقیہ: دورہ جرمنی کی جھلکیاں از صفحہ ۱۲

ہیں۔ پیشگوئی کے الفاظ کے عین مطابق ۱۸۹۴ء میں چاند کو گرہن لگا تو کئی لوگ سورج کے گرہن کے انتظار میں قادیان تشریف لے گئے کہ مامور زمانہ کے ساتھ اس نشان کا مشاہدہ کریں۔ وہ ساری رات دعاؤں میں لگے رہے اور صبح جب سورج گرہن لگا تو تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا کہ خدا نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کی صداقت میں یہ نشان ظاہر فرمایا ہے۔

☆...... آخر میں ایک سوال کردوں کے بارے میں ہوا کہ وہ بڑی طاقتوں کے ظلم سہہ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ نے اس کا مختصر جواب ارشاد فرمایا کہ صلاح الدین ایوبی کرد تھا اور یہ اس کی مسلسل فتوحات جو اس نے عیسائیوں کے خلاف حاصل کی تھیں ان کا بدلہ لے رہے ہیں۔ اور اب ان کو چار حصوں میں تقسیم کر کے مسلمانوں میں بانٹ چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس بارے میں تفصیلی جواب میں دیگر مواقع پر دے چکا ہوں۔

یہ مجلس رات ۹ بجے وقت کی کمی کی وجہ سے ختم کرنا پڑی۔ جبکہ ابھی سوال باقی تھے اور حضور انور نے فرمایا کہ بقیہ سوالات کے جوابات پروگرام لقاء مع العرب میں دیئے جائیں گے۔ اس مجلس میں ۹۰ عرب احباب و خواتین شامل ہوئے اور تمام نے پوری دلچسپی کے ساتھ اس پروگرام کو سنا۔ مکرم برادرم عبادہ بربوش صاحب کو اس موقع پر انگریزی سے عربی زبان میں رواں ترجمانی کا شرف حاصل ہوا۔ اس پروگرام کے فوراً بعد نماز مغرب و عشاء حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئیں اور بعد میں مہمانوں کی تواضع رات کے کھانے سے کی گئی۔

☆......☆......☆

۲۹/ اگست ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ
نوجوان طلبہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جہاں انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ احباب کی تربیت پر نظر رکھتے ہیں وہاں نوجوان طالب علموں سے بھی ملاقات فرماتے ہیں تاکہ یہاں کے معاشرے میں رہتے ہوئے وہ پیش آنے والے مسائل کے حل کے لئے حضور انور سے راہنمائی حاصل کریں۔ چنانچہ بیت الرشید ہمبرگ میں مورخہ ۲۹/ اگست کو ساڑھے بارہ بجے ایسی ہی ایک مجلس کا اہتمام تھا۔ حضور انور نے اپنی آمد کے بعد مکرم امیر صاحب سے پوچھا کیا ان کے لئے ترجمہ کا انتظام ہے تو عرض کیا گیا کہ ایک طالب علم جرمن زبان میں ترجمہ کریں گے۔ ایک طالب علم نے تلاوت کی جس میں سورۃ فاتحہ پڑھی گئی۔ جب اس کا ترجمہ پیش کیا گیا تو حضور انور نے فرمایا کہ مغضوب علیھم کا ترجمہ درست نہیں کیا گیا۔ اس کا صحیح ترجمہ یہ بنتا ہے کہ "جن پر غضب نازل کیا گیا"۔ یہاں وضاحت نہیں کہ کس نے غضب نازل کیا۔ خدا نے یا لوگوں نے۔ اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ یہودیوں پر خدا اور لوگوں دونوں کی طرف سے غضب نازل ہوتا رہا۔

اس وضاحت کے بعد حضور انور نے طلباء کو سوالات کی دعوت دی۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ جو لوگ جنگلوں میں آباد تھے کیا ان کے پاس بھی کوئی نبی آیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطابق کوئی ایسا علاقہ نہیں جہاں نبی نہ آیا ہو۔ سب انبیاء کے نام قرآن نے درج نہیں کئے۔

☆...... مستقبل میں یورپ اکٹھا ہوگا تو جماعت احمدیہ پر اس کے کیا اثرات ہونگے؟ حضور انور نے فرمایا جماعت احمدیہ شروع سے اکٹھی ہے اور اب ۱۵۰ ملکوں میں اکٹھی ہو چکی ہے۔ ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ اکٹھے ہوں یا نہ ہوں۔ اور یہ بھی اوپر اوپر سے اکٹھے ہو رہے ہیں صرف نام کے اکٹھے ہیں آپس میں بہت حسد کرتے ہیں اندر سے پھٹے ہوئے ہیں۔ انگلینڈ جرمنی سے حسد کرتا ہے، جرمنی انگلینڈ سے حسد کرتا ہے، فرانس انگلینڈ سے حسد کرتا ہے اور ان کے آپس میں گروپ بنے ہوئے ہیں۔

☆......اسلام کے بارے میں اسکول میں پڑھا تھا کہ اسلام جنگ کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ ترکی، اسپین تک جنگ کر کے پہنچا؟۔ حضور انور نے فرمایا یہ غلط ہے۔ اس وقت اسپین کا بادشاہ بہت ظالم تھا اور اس نے اپنے ان علاقوں پر ظلم کئے جن کا فاصلہ مراکش سے کم تھا۔ اس علاقے کے چیف کی لڑکی تربیت کے لئے بادشاہ کے محل میں گئی جس نے اس کو زیادتی کا نشانہ بنایا۔ جب وہ واپس آئی تو اپنے باپ کو اس نے ظلم کے بارے میں بتایا تب انتقام کی آگ نے اسے مجبور کیا اور اس نے مسلمانوں سے درخواست کی کہ انہیں ظلم سے نجات دلائیں۔ اسپین میں مسلمانوں کی آمد ظلم سے نجات دینے کے لئے ہوئی بعد میں شمالی اسپین میں اسلام پھیلا ہے۔ اسلام شمالی علاقوں میں بغیر جنگ کے پھیلا ہے اور مسلمان فوجیں پیچھے آتی رہی ہیں اور اسلام آگے پھیلتا رہا ہے۔

☆...... مغربی معاشرے میں اسلام کے متعلق خوف اور ڈر کیسے پیدا ہوا، یہ کہاں سے آیا؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ خوف اور ڈر بناوٹی ہے۔ یہ ممالک اتنے طاقتور ہیں کہ ایک ایک ملک بھی بڑے بڑے اسلامی ممالک کے خلاف لڑائی کریں تو اسے تباہ کر سکتے ہیں۔ تمام ہتھیار مسلمان ان سے لیتے ہیں۔ لوگوں کو اسلام کا ہوا دکھانے کی خاطر یہ پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ خطرہ کوئی نہیں ہاں اسلام کو ان سے خطرہ ہے۔ جو مسلمان یہاں آتے ہیں ان کو معاشرے کے لحاظ سے تباہ کر دیتے ہیں، دہریہ بنا دیتے ہیں۔ ہاں البتہ ان کو مسلمان انتہا پسند گروہوں سے خطرہ ہے۔ یہ خطرہ نہیں کہ وہ ملک فتح کر لیں گے بلکہ یہ خطرہ ہے کہ معصوم جانیں ضائع ہونگی جیسے تنزانیہ اور کینیا میں ہوا اور یہ انتہا پسند گروہ ہتھیار بھی مغربی طاقتوں سے لیتے ہیں۔ اسامہ بن لادن خود نہیں بنا سکتا وہ مغربی طاقتوں سے سمگل کرواتا ہے اور جن ہتھیاروں نے امریکیوں کی جانیں لی ہیں وہ خود امریکہ کے بنائے ہوئے ہیں۔

☆...... جرمن میں نسل پرستی پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ کئی علاقوں میں ایسی پارٹیاں اکثریت حاصل کر رہی ہیں۔ کوئی ٹیچر بھی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم کیا کریں؟۔ حضور انور نے فرمایا اس قوم میں نسل پرستی لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ ان سے اچھا سلوک کریں، محبت سے ملیں، اچھا تاثر دیں، غیر ملکیوں سے جو خوف ہے اسے دور کریں۔ اصل میں یہودیوں سے نسل پرستی کا آغاز ہوا تھا اس کی باقیات ہیں جو ابھی تک چل رہی ہیں۔

☆...... حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ہے کہ احمدیت روس میں ریت کے ذروں کی طرح پھیلے گی۔ امریکہ کے بارہ میں ایسا کیوں نہیں فرمایا؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تکبر ہو وہاں سچا دین نہیں پھیلتا۔ روس ٹوٹ چکا ہے اس میں تکبر بڑی حد تک ٹوٹ رہا ہے۔ طاقت و عظمت کے باوجود لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ جب ان کا تکبر پارہ پارہ ہو جائے گا تو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے دن آجائیں گے۔ ☆......☆......☆

بقیہ: روحانی فتح از صفحہ ۱۰

تشریف لے گئے تا ان ممالک کے تفصیلی حالات و مشکلات کا قریب سے مطالعہ کرنے اور وہاں کے ہر طبقہ اور ہر نقطۂ خیال کے لوگوں سے مشورہ کرنے کے بعد تبلیغ اسلام کی ایک مستقل سکیم اور ایک مکمل نظام تجویز فرمائیں۔ اس مبارک سفر نے جو قریباً ساڑھے چار ماہ میں اختتام کو پہنچا نہ صرف یورپ کی اسلامی مہم جواب تک نہایت محدود اور بالکل ابتدائی اور مختصر صورت میں تھی پہلے سے زیادہ منظم اور تیز کر دی بلکہ اس کے اثرات انگلستان سے نکل کر آہستہ آہستہ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی پھیلنے لگے۔ اس کے بعد تحریک جدید جیسی عالمی تحریک کا آغاز ہوا جس کے مجاہد ۱۹۳۶ء میں سپین، ہنگری، البانیہ اور یوگوسلاویہ تک اور ۱۹۳۷ء میں اٹلی اور پولینڈ تک جا پہنچے۔ اور یورپ کے ان خطوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے تربیت یافتہ شاگردوں کی زبانوں سے براہ راست اسلام کا پیغام سنا۔ لیکن ابھی یہ تبلیغی مہم ابتدائی مراحل میں سے گزر رہی تھی کہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو دوسری عالمگیر اور خوفناک جنگ عظیم چھڑ گئی جس کا خاتمہ ۱۵/ اگست ۱۹۴۵ء کو ہوا۔ چھ سال کے اس درمیانی عرصہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی پوری توجہ ان مجاہدین تحریک جدید کی تربیت کی طرف رکھی جنہوں نے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کی تھیں۔ چنانچہ جونہی بیرونی ممالک کے رستے کھلنے شروع ہوئے آپ نے ۱۸/ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش، دسمبر ۱۹۴۵ء کو نو(۹) مجاہدین کا ایک قافلہ قادیان سے انگلستان روانہ فرمایا جس نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس، امام مسجد لندن کی نگرانی میں تبلیغی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے فرانس، سپین، سسلی، سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں احمدیہ مشن قائم کر دئے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۱ تا ۷)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ اور امریکہ کے مختلف ممالک میں متعدد احمدیہ مساجد اور مشن ہاؤسز قائم ہیں اور بہت مستحکم جماعتیں ہیں۔ جو اشاعت اسلام کے جہاد میں مصروف ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اہل یورپ کو حقیقی اسلام دکھانے کے لئے جو لائحہ عمل بیان فرمایا ہے آپ کے مقدس خلفاء کرام کی رہنمائی میں اس لائحہ عمل کو اختیار کرتے ہوئے تبلیغ و اشاعت اسلام کی یہ آسمانی مہم نہایت تیزی سے کامیابی کی منازل طے کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔ مبارک وہ جو اس جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور مسیح پاک علیہ السلام کی دعاؤں کے حقدار ٹھہرے۔ اللھم اجعلنا منھم

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲/ اکتوبر کو بعد نماز عصر احاطہ مسجد فضل لندن میں مکرم محمد اشرف صاحب آف لندن (ابن مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب (مرحوم) سابق امیر ملتان) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس موقعہ پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

۱۔ حضرت میاں جان محمد صاحبؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔ محمود آباد سندھ۔

۲۔ مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب (والد مکرم ندیم پاشا صاحب آف ہونسلو)۔ شیخوپورہ۔

۳۔ مکرم چوہدری علیم الدین صاحب امیر ضلع اسلام آباد (پاکستان)

۴۔ مکرم ثاقب داؤد صاحب جرمنی ابن مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں صدر انصار اللہ جرمنی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔